سورن کمار

پبلشرز

پنجاب لٹریچر کمیٹی

لوہاری گیٹ لاہور

११

५-38

११

१ ~~अवन कुमार~~

अवन कुमार

مشہور دھارمک ڈرامہ

پتر بھگت

عرف

شرون کمار

از لالہ کشن چند زیبا ڈراماسٹ

مصنف ویر ابھیمنیو۔ سیواجی۔ [illegible]

وغیرہ وغیرہ

پبلشرز

میسرز رام دتا مل اینڈ سنز
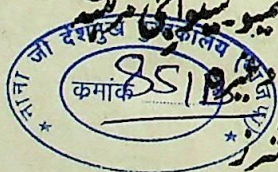
بک سیلرز

لوہاری دروازہ لاہور

بار سوم — تعداد ۱۰۰۰ — قیمت

بھومکا

اس خاک دل نشیں سے چشمے ہوئے وہ جاری
سارے جہاں میں ہوتی تھی جن سے آبیاری
سارے جہاں میں جب تھا وحشت کا ابر طاری
چشم و چراغ عالم تھی سر ...... زمین ہماری
شمع ادب نہ تھی جب یونان کی انجمن میں
تاباں تھا مہر دانش اس وادیٔ کہن میں

شاعر معجز بیاں یہ بند اور اس کا ایک ایک اکشر بالکل سچا اور امر واقعہ ہے - کسی شک یا شبہ کی گنجائش نہیں - در حقیقت بھارت ورش میں میں نے وہ سمیو بھی دیکھا - جبکہ سب تھا اور یہ بھومنا صرف اسی کا حصہ تھی - بھارت کا چمن آج کی طرح پائمال نہ تھا - پھولوں اور پھلوں میں تر و تازگی تھی جل وایو میں ترنتا تھی - دھرم کے بادلوں میں بجلی کی کڑک تھی - دلوں میں ولولے اور آتماؤں میں مہانتا تھی - بھومی شرون جیسے لال اگلتی تھی جس ایک کا مول آج ساری دنیا کو مول لے سکتا ہے ۔

شرون آج کل کی سنتان کی طرح محض مٹی کا مادھو اور لاڈ کا پتلا نہ تھا - ماں باپ کا آگیاکاری اور سچا پتر بھگت تھا - پتر سیوا میں وہ کمال کیا کہ گورو وششٹ جیسے ودوانوں کی زبان سے تعریف کے پھول جھڑتے تھے - وشرتھ سے شاستا سک ادب سے سر جھکاتے ہیں - زمانہ عش عش کرتا تھا - کہ پتر ہو تو ایسا - شرون نے اپنے سمست سکھوں کو اندھے ماتا پتا کے آرام پر نچھاور کر دیا - اور ایک الست دیوانے عاشق کی طرح پروانہ

بنکر ماتا پتا رُوپی ویک پر جلتا ہُوا نظر آیا۔ ماتا پتا کی کِرپا کر پاؤں کا سو وکھشم بھنڈار یدی دیکھا جا سکتا ہے۔ تو شرون کی دِرشٹی نے دیکھا۔ ماتا پتا کی ممتا کا خوشگوار راگ یدی سُنا جا سکتا ہے۔ تو وہ شرون کے مُبارک کانوں نے سُنا۔ آج وُہ سنتان کہاں۔ جو شرون کی طرح پِترو بھگتی کے آنند مئے تتو کا رہسیہ جان سکے ٭

بھارت ورش کے سمستت تیرتھوں کی یاترا خالہ جی کا گھر نہیں۔ ریل گاڑی کا چلتا ہُوا ویگ گامی یتھر نہ تھا۔ کہ شرون ماتا پتا سمیت آرام سے دُوسرے مہینے لوٹ کر آ جاتا۔ اور یدی تھا بھی۔ تو دھرم انویائی سنسار تیرتھ یاترا کرنے سمے اس کا پابند نہ تھا۔ یہ شرون ہی کا دِل گُردہ تھا۔ جو اندھے ماتا پتا کی کاوڑ لئے پاپیادہ تیرتھوں اور تیرتھوں کا راہگیر ہُوا۔ جو دُنیا کے دھن دھام پر لات مار دی۔ اور اُس سُکھ کا متلاشی ہُوا۔ جو سُکھ کہ اُس کے پیارے ماتا پتا کو دوبارہ سرشٹی کی دِلفریبیوں کا نظارہ دِکھلا سکے۔ وُہ سُکھ پراپت ہُوا یا نہ ہُوا لیکن شرون نے اپنا کرتویہ جان توڑ کر پالن کیا۔ آج بھارت کی رگوں میں اُس پوِتر خون کا ایک بھی بوند و نہیں۔ جِس سے شرون جیسا ایک بھی رتن پیدا ہو سکے۔ پھول تو بے شمار ہیں۔ لیکن یہ شگفتہ پھول سب کے سب کاغذی پھول ہیں۔ جن میں خوشبو نہیں۔ جن کی اصلی اور سچی آبرو نہیں ٭

آج کلی کال کا پُوت۔ ہوش سنبھالتے ہی حیوانوں اور پرندوں کی طرح اپنی آزادانہ چوگ کو حاصل کرنے کی آرزو کرتا ہے۔ وُہ ماتا پتا کو محض دُنیا میں آنے کا ایک ذریعہ سمجھتا ہے۔ اور پاپ کے جھمیلوں میں گرفتار ہو کر اُس سمے کی خبر مناتا ہے۔ جبکہ اُس کے ماتا پتا اس کے لئے خانہ داری گدی خالی کر کے واجبی یاترا کا پربندھ کریں۔

اور بدی ورتے کی من مانی حکومت کی باگ ڈور تمام و کمال اس کے ہاتھ میں آ جائے ❖

رام کی فرمانبرداری ایک اعلٰے نظیر ہے۔ جو دُنیا پیش کر سکتی ہے۔ پرنتو اِس فرمانبرداری کا سارا ایش رام کو بن گمن کی ایک ہی آگیا سے پراپت ہو رہا ہے۔ اور شرون مجسم فرمانبرداری ہے۔ جس کا سارا جیون۔ جس کا اعلٰے اودیش۔ جس کا مکھیہ دھرم پتر و سیوا میں ہی لگ رہا ہے۔ ماتا پتا کی سیوا اور پتر و بھگتی میں کیا آنند ہے۔ اُسکا جواب شرون کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔ اس لئے آجکل کی آریہ سنتان کے لئے شرون سے بڑھ کر کوئی آدرش نہیں۔ آئے راج کمارو۔ بھارت کی آن اسی میں ہے۔ تمہارے پتروں کی آتماؤں کو شانتی اسی میں ہے۔ شرادھ۔ دان۔ ترپن سب اسی میں ہے۔ کہ تم جیتے جاگتے ساکھشات دیوتاؤں یعنی ماتا پتا کی سیوا بھگتی کو اپنا مکھیہ دھرم بناؤ۔ شرون کی جیون سے واقف ہو کر اور اپنے جیون کو ویسا ہی اوچ اور مبارک بنا کر آریہ جاتی کے یش کو اس اُونچائی پر پہنچاؤ جس اونچائی پر وہ کبھی شوریہ جیسے پربل تیج کے ساتھ بیجان تھا ❖

(دنیا)

نویدن

جن صاحبان نے اس سے پیشتر کسی مؤلف یا مصنف کا شرون کمار ناٹک
پڑھا ہوگا۔ اُن کو شاید ہمارے اس ناٹک کے ناموں کے متعلق کچھ
وچار پیدا ہو۔ اس لیئے ہم اس وشئے پر کسی حد تک روشنی ڈال دینا
مناسب سمجھتے ہیں۔ تاکہ پاٹھک گن کسی دھوکے میں نہ رہیں۔ ہمارا
دعوی ہے کہ شرون کمار کے متعلق کوئی بھی اتہاس گیا تا تاریخ دان، اس
سے زیادہ نہیں بتلا سکتا۔ کہ شرون کمار راجہ دسرتھ کے زمانے میں ایک
آگیا کاری اور پتر و بھگت پتھری کمار ہو گزرا ہے۔ جو ایک سنسان جنگل
کی اندھکار مئی راتری میں راجہ دسرتھ کی تیر بل بھجاؤں سے نکلے ہوئے
اکھنڈ بان کے کاری زخم سے مرتیو یا پتی ہوا۔ اور شاستر و اتہاسک
گرنتھ بھی اس وشئے میں اس سے زیادہ شرون سمبندھی کا کوئی واقعہ
بتلانے میں خاموش ہیں۔ اس لیئے ناظرین کو یاد رہے۔ کہ شرون کے
پتا کے علاوہ باقی تمام نام جو اس ناٹک کے پاتر ہیں۔ سب کے سب
کلپت نام ہیں۔ اور یدی ہم دو ایک سین چھوڑ باقی سب کے سب
درشیوں (نظاروں) کو کلپت اور شاعرانہ تصوف کی ایجاد کہیں۔ تو
انوچت نہ ہوگا۔ کیول شرون کی پتر و بھگتی کا پرتاپ بتلانے کے لیئے
اتہاسک واقعات پر (جیسا کہ شاعر لوگوں کا دماغی مشغلہ ہے) چند
ایک کلپت پڑھا پتر و بھگت کی مہماں پر چار چاند لگائے گئے ہیں
چونکہ ہم نے سوتنتر ہو کر ناٹک کو اپنی طرز سے محض ایک متر کی فرمائش
پر لکھا ہے۔ اس لیئے نام بھی سوتنتر تا پورک ہر ایک پاتر کے گن اور
اوگن کو دیکھ کر کلپت رکھے ہیں۔ ناٹک بھی اپنی طرز کا بالکل جداگانہ

رنگ دیئے ہوئے ہیں۔ اِس پلاٹ کا اصلی موجد کون ہے۔ اور ہندی بھاشا یا ہندی ودیچ پر کس ریتی سے آیا۔ اس کو پرگٹ کر دینا شاید کسی کومل ہردے کو ٹھیس کھانے کا کارن بنے۔ اِس لئے ہم اِس رشتے کو زیادہ طول دینا اُچت نہیں سمجھتے ؞

(زیبا)

ب

پتر و بھگت

عُرف

شرون کمار

منگلا چرن

وشو تردھار وبٹی کا پرماتما کی استتی کرنا - اور
نت پنچات شرون ناٹک
(رچانے کا پربندھ کرنا)

(گانا)

اونکار - اونکار -
کرپا رو بھجار - ہاں اکرن کرن دھار
بجوں نہ شو بکار - اور کون ہے ہمار - اونکار - اونکار
آر پار اندھکار - تو اپار جیوتی سار -
بدرن کام پنہہ دھام - کرشن کا نیت رام نام
ہمری اور تو نہار - سو سروپ نردکار - اونکار - اونکار

ہاتھ باندھ نمستے ماتھ۔ چھوڑ چھانڈ اور ساتھ

آئے ہیں نہ موڑ ناتھ۔ سینہہ سار ہر دے ہار

کر پیار اپنایا۔ پھر سکے نہ گُن تار۔ اونکار۔ اونکار

نٹی۔ آریہ پُتر۔ میں آپ کا یہ نیم دیکھ کر اتی پرسن ہوں۔ ہر کاریہ کو ہاتھ میں
لینے سے پرتھم آپ نیا پرماتما کی اُستتی کر لیتے ہیں۔ مانو ہم کو بنا
پرمیشور ہی سدھ کر لیتے ہیں۔

سُوتر دھار۔ ہاں پریہ نٹی۔ سپھلتا کا یہ گُر تم کو بھی یاد رہے۔ ہر کام سے
پہلے کیا۔ ہر کام کو کرنے سمے بھی ایشور کا گن واد یاد رہے۔

جگت جنم دِھک نر دیہہ پائے بِن
نر دیہہ دِھک بِن شُبھ متی مان کی
متی دِھک دھن نہ کمائے جو ن جگ بیچ
دھن دِھک دان بِن رِشی یگیہ دانی کی
دان دِھک سوپاتر بِن دیئے سب بھانت
دِھک ہے سُوپاتر سنت سمان کی
کوی کہے دِھک بہو اندریاں کو جیتے بِن
اندریاں جیت دِھک بِن بھگتی بھگوان کی

نٹی۔ تو آج کرپا کر کے میری پُرانی ابھلاشا کا کنٹک ہردے سے نکال
دیجئے۔ آج بھی روز روز کی سُدرشن نہ ٹال دیجئے۔

سُوتر دھار۔ کیا ہے۔ تمہاری ابھلاشا؟

نٹی۔ بس وہی پتر بھگت کا تماشا

سُوتر دھار۔ کیا شرون کمار کا اتہاس؟

نٹی۔ پاتروں سمیت تیار ہے۔ آپ کے پاس

سُوتر دھار۔ کیا تم سمجھتی ہو۔ کہ ایسی پوتر کتھا سننے کے لئے کلی کال کے

منش ماتر میں کچھ لیاقت بھی ہے - ایسے دھرم اُپدیش کو گرہن کرنے کی اِن بگڑے دِنوں میں طاقت بھی ہے - مَیں نے تو پرتھم ہی کہہ دیا ہے - اور تم نے بھی شروع کر لیا ہے ؎

فرض دانی کا بھی ہے دیکھ لے وہ لینے والا بھی
کہ مُنہ میں ہی پڑیگا گُن تجھی دے گا نوالہ بھی
جو ہم نے بیج اچھا بو دیا بیکار دھرتی میں
تو اچھے پھل کے رکیا دیکھیں گے ہم آثار دھرتی میں

نٹی - پر یہ بھی تو کہا ہے - کہ اُپدیش سُنانے والے کا اُپدیش اچھے اور بُرے دونوں سُنتے ہیں - بادل اُونچی نیچی اُدکھلی اور اُوسر ہر پرکار کی دھرتی پر برستے ہیں ؎

وِچار ایسا ہی بادل کا نہ دھرتی پر کیوں برسے
نہ پھر اِک بُوند پانی کیلئے سنسار کیوں ترسے
دیا تو جو کہ ہوتے ہیں دیا وہ کر ہی دیتے ہیں
کھلی جھولی کسی کی ہو دیا سے بھر ہی دیتے ہیں

سُوتردھار - پر یہ کیا ایسے دُربھر رتن جھولی میں رولنے یوگ ہیں؟

نٹی - کچھ بھی ہو - وِدیا رتن تو گانٹھ سے کھینے یوگ ہیں - جہاں آنتا فل کو دیکھو - دماغ کی رسائن سے خون کے قطروں کو موتی بنا دیا - اور پھر اُن انمول موتیوں کو جی کھول کر لٹا دیا - کیا آپ سے نیتی وان دیا وان بھی گُنوں کو چھپا رکھتے ہیں - اِس دُربھ وَرِیہ کو کیا وِدیا وان بچا کر رکھتے ہیں ؎

جو کرتے کرشن بھی ایسا نہ جوہر گیان کے کھلتے
نہ موتی آتم وِدیا کے دھرم میزان میں تلتے
سمجھتے گر وہ ارجن کو نہیں ہے پاتر بھکشا کا

نہ اکھشر ایک بھی پہنتے کبھی رگیتا کی رسکھشا کا

سوتر دھار۔ پرانپریہ۔ تونے اِس درشٹانت سے تو ہمیں سچ مچ لا جواب کر دیا۔ دِل کے چھوٹے سے رکت بندو کے تڑپنے کے لئے سیماب کر دیا۔ کچھ نہ کچھ کہہ ہی گذرنے کو بے تاب کر دیا۔

نٹی۔ کہنے کو بھی تو بہت سا تھ گئی ہے۔

سوتر دھار۔ ہاں۔ ہاں۔ تاکہ وہی شروں کمار ہو گا۔ تمہاری اچھیا انوسار ہو گا۔

کتھا ہم شرون کی سُنائیں گے زمانے کو
جو اک پارس ہے اک پتھر کے بھی سونا بنانیکو
بدی بھارت کے بیٹے شرون کو آدرش مانینگے
نئے دُکھ نت جو آتے ہیں نہیں جاتی ہیں آنیکو

(گانا)

(کورس)

پترو بھگتی میں سب سے بڑھ کر پردھان شرون ہے
بھارت کے سچے پتروں کا بس ابھیمان شرون ہے
سچ پوچھو ہندو جاتی کی باقی آن شرون ہے
بھارت کی جان ہے جاتی۔ جاتی کی جان شرون ہے
سیکھو گر پترو بھگتی تو اُس کا گیان شرون ہے
قدرت کا اس جاتی کو اک وربھ دان شرون ہے
پترو بھگتی کے رہنے کا اُونچا استھان شرون ہے
جو دھرم ویر ہیں سچے اُن کی شان شرون ہے
آدرش سے کتنے اُونچے ویروں کی کھان شرون ہے
ہندو بھی تھے کبھی پترو بھگتی میں اِس کا پرمان شرون ہے

پترو بھگتی ہیں ؎

ایکٹ پہلا سین پہلا

نظارہ - راجہ دشرتھ کا دربار

(راجہ دشرتھ - سومنتر وزیر - بششٹ گورو
اور راج درباری - اہلکار - چوبدار
وغیرہ درجہ بدرجہ بیٹھے ہیں)

(گانا)

(درباریوں کا)

جے جے رگھوپتی بھارت نریش -
جے پرجا پال - ہو نہال - لازوال - راج تاج ہو -
دائم ہو - شوریہ کل سکھ سماج ہو
شوریہ کل میں شوریہ کے سمان ہو - سب نروں میں تم سرشٹ عالیشان
ہو - شترو ناشاد ہو - اور رپو برباد ہو - بندھو دلشاد ہو - سدا دیش آباد
ہو - دیش اور بدیش میں دشرتھ کا راج ہو سے
انت کا نہ آنے پائے نام - اس میں نرنہار
جب تک سنسار رہے رگھو کل رہے گا برقرار
جے جے -

دشرتھ - کہو سومنتر - ہمارے راج میں ہر پرکار سے امن اور شانتی ہے
پرجا اچھی طرح سے ہمارے نیائے اور نیموں کو مانتی ہے ؟
سومنتر - ہاں کرپا ندھان - رگھو کل نیائے روپی دیپک کی روشنی

سے چاروں طرف اُجالا ہی اُجالا ہے۔ پاپ اور اتیاچار اندھکار میں ہوتا ہے۔ رنیتی کے سُوریہ نے اُودے ہو کر اِس اندھکار کو ناش کر ڈالا ہے۔ منش ماتر دھرم کرم میں پروین ہے۔ روگ اور مرتیو کا نام نہیں۔ مانو نِروگتا (تندرستی) اور کال اَیودھیا واسیوں کے آدھین ہے ؎

جو آج پُری میں سو برس ہے دھرم میں پُھسند وہ جواں ہے
ہر دلیش ہر دیش پر ہیں کُل دھرم کے چمن ہر اک آج گلفشاں ہے
چمن ہیں دھرتی پہ آپکے یہ جو سر بلندی پہ آسمان ہے
تمام اُترے بنے ہیں تارے ہر اک جگہ رنگ کہکشاں ہے

وششٹھ۔ پرنتو جو باغ ظاہری درشٹی میں پھولوں سے بھرپور نظر آتا ہے غور سے دیکھو تو پھولوں کے نیچے چھپے ہوئے کانٹوں کا وجود بھی پایا جاتا ہے۔ جہاں پرکاش ہے۔ وہیں اندھکار بھی ہے۔ جہاں پھول ہے۔ وہیں پر خار بھی ہے۔ جہاں سُکھ شانتی کا دیوہار ہوتا ہے وہاں ایک آدھ تو آدمی بیوِر دُگ کار بھی ہوتا ہے۔

سومتر۔ پرنتو جہاں تو امن کی حکمرانی ہے۔ اس میں ایک آدھ کا دُکھی ہونا بھی اُس کے دُربھاگیہ کی نشانی ہے۔ سُوریہ اُودے ہونے پر ہر ایک وستو اپنی زندگی کا پرمان دیتی ہے۔ ہر ایک چیز پرکاش میں اپنی حیثیت کا اصلی پتہ دیتی ہے ؎

نسیم چلتی ہو غنچہ نہ پھر بھی کھل جائے
بجائے عطر کے ذرہ خاک میں ہی مل جائے
کہاں آئینے جو ایسی پوتر زینت ہو
ہو راج آپ کا اور پھر حیثت دُکھی ہو

دربان۔ دھا مزدور بار ہو کر مہاراج ادھیراج ایودھیاپتی کی جے۔

راج سبھا آکاش پر مانو آج چار چاند لگتے ہیں۔ سبھاسدوں کے سوئے ہوئے بھاگ جاگتے ہیں۔

(دوہا)

سو

پتر بھگتی میں آج ہیں سب کے سردار
راج سبھا میں آتے ہیں شرون دیو کمار

وشسٹھ۔ لاؤ۔ لاؤ۔ آدر اور مان کے ساتھ سبھا میں لے کر آؤ۔

(دربان کا جانا)

آہا۔ آج شرون نے پتر بھگتی میں جو نام پایا ہے۔ جس طرح ماتا پتا کی سیوا سے اپنے کُل کے کیش کو دیا ہے۔ وہ شرون کا ہی بھاگ ہے۔ اس کا نام بھی بھگتی سچا پریم اور سچا انند لگتا ہے۔

سو

کہاں رہتے ہیں بیٹے آج شدھ دیوہار کے اندر
شرون سے آج ملتے ہیں کہاں سنسار کے اندر
جنہیں کہتے ہیں چوٹی کے جو گُل نظروں میں چبھتے ہیں
وہ دو ہی چار ہوتے ہیں بھرے گلزار کے اندر

(گانا)

میرے ماتا پتا دنیا میں بس سروسو میرا ہے
پتا ماتا ہیں سوامی اور شرون یہ اُنکا چیرا ہے
یہاں کے محل اور ماڑی اُنہی کی شرن ہے سب کچھ
اُنہیں کے چرن میں کیول میرا نِش دن بسیرا ہے
ہے ماتا اور پتا کے حکم سے جس نے بھی سر پھیرا
وہ ہے کمبخت سمجھو اُس کو کم بختی نے گھیرا ہے

پتا ہے چندر تو ماتا ہیری ہے روہنی . . دیوی
نہیں لگا ہے یہ پرتھوی اور باقی سب اندھیرا ہے
وُہی نیر تھ ہے شروَن کا جہاں دو دیوتا ہیں یہ
جہاں تک اُن کے پڑ جائیں قدم وہیں شروَن کا ڈیرا ہے
اُنہیں کی ذات سے پیدا ہیں۔ میرے راندن دو نو
شب تار اُن کا غصّہ اور ہنسی اُن کی سویرا ہے
سدا آرادھنا کرنا پتا ماتا کے چرنوں . . . کی
یہی ہے زندگی میری یہی اودیش میرا ہے

وشرتھ ۔ شاباش ۔ شروَن کمار تو دھنیہ ہے ۔ تیری پتر بھگتی قابل تعریف ہے

شروَن ۔ پرنام پرنام سے

مگر پرنام پہلے ہے پتا کو اور ماتا کو
کروں گا دُوسرا پرنام پھر میں جگ کے نرتا کو
تیسرا ہے تیسرا پرنام پھر گورو دیو امرت کو
کروں گا آخری پرنام پھر شری یمان دشرتھ کو

بشسٹ ۔ ایسا ہی ہونا چاہیئے ۔ بھارت ورش ایسے ہی سپوت پر ناز کرتا ہے ۔ آریہ جاتی کا ابھیمان انہیں مان کے پروں سے کیرتی کے آکاش میں پرواز کرنا ہے سے

گرہ پتر دھرم کی آن ہے شروَن تم نے ہی کھولی ہے
دھرم روپی دھن سے بھرپور اس بھارت کی جھولی ہے
تیرے سیوا میں سمین طلاتھ دونوں صلوٰۃ گنتے ہیں
دھرم کی جنس ندرت نے اسی کانٹے میں تولی ہے

شروَن ۔ یہ آپ کا حسنِ ظن ہے ۔ ورنہ مجھ میں کونسا ایسا گُن ہے ۔ میں نے ماتا پتا کے لئے ابھی کچھ نہیں کیا ہے ۔ میں نے اُن

کو اپنے پاس سے کچھ بھی نہیں دیا - دونوں ہاتھ ہرشٹ اور پُشٹ موجود ہیں - دونوں ٹانگیں ویسی کی ویسی سپشٹ موجود ہیں -

سے

نہ ہُوا جسم عناصر یہ پریشاں اب تک
اپنے ماں باپ کی خاطر نہ گئی جاں اب تک
مہندی پیروں کی نہ لیپن کے لیئے جل ہی بنا
کام آیا نہ کسی خون شہیداں اب تک

وشرتھ - پھر بھی تم نے بھارت مہماں کو اُونتی کے شکھر (چوٹی) پر پہنچا دیا ہے - پتر و بھگتی کا اُونچا آدرش (نمونہ) اس سنسار کو دکھلا دیا ہے سے

آنے والی نسل ہوگی شُدھ اسی پیرش سے
سیکھے گی پتروں کی بھگتی تیرے ہی آدرش سے
خوب سمجھی پتر و بھگتی خوب پالا دھرم کو
آ ہ چھاتی سے لگا لوں تم کو بیٹا ہرش سے

شرون - ہے نریشٹ - آپ نے میرا جو سنمان کیا - اُس کا مشکور ہوں - ایشور آپ کا یش دُگنا کرے

وشرتھ - اے شرون - تیرے پوتر وجود سے میرا راج بھی پوتر ہوا - تم اس سبھا میں پدھارے - یہ سماج بھی پوتر ہوا سے

ہے وہ استھان - پتر دھ جس جگہ شرون سا پیدا ہو
ضرورت کیا ہے لاوں کی جو ایک ہی لال تجھ سا ہو
بڑے جو کھوں سے ملتا ہے یہی ہے وہ رتن قیمت کا
ہیں وہ ماں باپ خوش قسمت کہ بیٹا جنکے ایسا ہو

بششٹ - آجکل بھارت سپوتوں میں کون ایسا نیک ہے - شرون

تو سبھی بھو انیک ہیں ایک ہے۔

وشِسٹھ۔ کہو شرون راج سبھا میں پدھارنے کا کارن؟

شرون۔ پتر دو سیوا۔ پتر و چنتا کے سوا اور میرا کیا کارن ہے۔ میرا شریر۔ میری زبان اور میری شردھا اس کا ہی اُدھاہرن ہے بھگون آپ جانتے ہیں۔ کہ میرے ورِدّھ ماں باپ اندھے ہیں دونوں کے کنول نین منچے کے سمان بند ہیں۔ بہت کچھ اُپائے کر لیا۔ پرنتو ایشور نے میرا کاریہ سِدّھ نہیں کیا۔ جب تی پدارتھ اُن کو پردان نہیں کیا۔ آپ کی سبھا میں بوگبیہ و بید اور قابل نکتہ دان ہیں۔ جنتر منتر اور تنتر جاننے والے سِدھ یوگی اور ودوان ہیں ؎

کوئی نسخہ ہو ایسا بس پتا نہ جس کا کاری ہو

کٹے جڑ روگ کی اور دور سُدھ بدا دِل کی ساری ہو

نہیں در کار دھن دھن اندھوں کو کیول نین مِل جائے

میرے ماتا پتا کو نین مجھ کو چین مِل جائے

وششٹ ۔ ہے شرون۔ تم بھی جانتے ہو۔ کہ تمہارے ماتا پتا کس طرح سنسار کے ادبھُت نظاروں کی دِلفریب سرخی کے دیکھنے سے محروم ہوئے۔ یہ چہرے کے دو پرکاش مان سورج اور چندر کیوں اُن کے مکھ منڈل سے معدوم ہوئے

شرون۔ نہیں گورودیو۔ کچھ نہیں جانتا۔ ماتا پتا کی نش کپٹ سیوا کے سوا میں کچھ بھی نہیں جانتا ؎

یہی بس جانتا ہوں وہ ہیں اندھے اور میں وڈ بھاگی

میری سوئی ہوئی قسمت نہ ندبردں سے بھی جاگی

نہ تو ہُوں وید میں بھگوان نہ ہی جڑ بوٹی کا گیانا ہوں

وششٹ - اگر کچھ ہیں تو ہوں میں ماں باپ کے چرنوں کا انوراگی تو سنیئے ۔ تمہارے ماتا پتا کے اندھاپے کا کارن بتلاتا ہوں
علاج سے پرتھم مرض کے کارن کو جاننا چاہیئے ۔ کرم سے پہلے کارن کو تھامنا چاہیئے ۔
شروَن - کارن بتلایئے گورو - کارن بتلایئے - جو اندھوں کا اُودھار ہوگا ۔ تو آپ کا اُوپکار ہوگا - اور میرا بیڑا پار ہوگا ۔
وششٹ - سنیئے - تمہارے ماتا پتا کے بھاگیہ میں سنتان نہ تھی یسنتان پراپتی کے لئے بہت تپ کیا - دیوتاؤں کی پرسنتا حاصل کرنے کو اکھنڈ سمادھی لگائی - لیکن مراد برنہ آئی - آخر وشن دیوتا نے پرسن ہو کر اس شرط پر وردیا - کہ یدی پتر رتن چاہتے ہو - تو درشٹی رتن سے ہاتھ دھونا پڑے گا - سنتان رتن کے متوالے تمہارے ماتا پتا نے شرط سویکار کر لی - اور قسمت کے پھیر سے تمہیں پا کر نین جیوتی سے ہاتھ دھو بیٹھے

تمہیں تھا دیکھنا منظور رہنا اندھاپے میں
بڑی قیمت کے بدلے تم کو پایا اس بڑھاپے میں
کٹھن ہے موہ بندھن پتر کا پر موہ کٹھن تر ہے
کہ پڑ کر موہ میں رہتا نہیں انسان آپے میں

شروَن - کیا میرے لئے میرے ماتا پتا نے اندھا ہونا سویکار کیا - میرے لئے سکھ اور آنند کے کارن جیون کو اس طرح نیرس اور پھیکا کیا - میرا چندر مکھ دیکھنے کو سورج سے تیجوان نین گنوا بیٹھے - قدم قدم پر پرچنڈ پرکاش کو چھٹکانے والے روشن چراغ بجھا بیٹھے ۔

اک پھول سے ہلکی انہیں آفت نظر آئی
جو پھول سے ہے اک پتر کی صورت نظر آئی

ماں باپ نے سمجھا نہ میرے واسطے دُکھ کو
زخموں کی جراحت اُنہیں راحت نظر آئی

وششٹ - پھر بھی وہ بھاگیہ شالی ہیں - جو نیتروں کے جگمگانے والے تاروں کے بدلے تمہارے جیسے انمول لال کو پالیا ہے

مجسم روشنی ہو تم مجسم تم اطاعت ... ہو
نظر راحت ہے آنکھوں کی اگر تم دل کی راحت ہو
تمہارا بے بہا جیون اُنہیں شوبھا ہے آنکھوں کی
تمہیں جب پا لیا تو ضرورت کیا ہے آنکھوں کی

شرون - بس آج مجھے اپنا کر تو یہ صاف صورت میں نظر آیا - جو کچھ میں کر رہا ہوں۔ وہ دھرم کچھ اس سے بھی اُدھک یہ شبھ کرم کا طلبگار رہتے جب ماتا پتا کا ہردا پُتر کے لئے ایسا اُدار ہے۔ تو جو پُتر پتا کے چرنوں (قدموں) کو نہ ٹھکراتے اُن کو لاکھ بار دھکار ہے

کیسی ماں باپ کی نرمل ہے یہ ممتا دیکھو
کھو دئیے آپ کو بھی دیکھا ہے یہ آشا دیکھو
ایسا دل کشٹ کے اس طرح کے صدمے جھیلے
اُن کی ہمت یہ دل اُنکا یہ کلیجہ ... دیکھو

بھگون اب کوئی اُپائے - کوئی نسخہ کوئی دارو بھی کارگر ہو سکتا ہے؟

وششٹ - ہاں - ایک طرح

شرون - بھگون شیگھر (جلدی) وہ طرح بتلائیے۔

وششٹ - اُن کو بھارت ورش کے اٹھ سٹھ تیرتھ کی یاترا کرائی جائے تو نشچے تمہاری منو کامنا پورن ہو جائے۔

شرون - تو پھر یہ کوئی کٹھن اُپائے نہیں ہے چنتا رہا تو شرمن ایسا بھی

کرے گا۔ آپ کی یہ آگیا بھی سر ماتھے پر دھرے گا۔ سہ

بعد مدت کے سنہ مطلب کا یہ ذرمان نکلا
حسرتِ دِل ہے ہائے پکارے میرا ارمان نکلا
اُن کا سوجھا گیہ ہے یہ اُن کی اسیس ہی یہ
کام مشکل تھا مگر آن کے آسان نکلا

(گانا)

(شروَن کا)

میری مشکلیں اب تو آسان کر دے
جمع دُکھ ہیں جتنے پریشان کر دے
کراؤں پتا ماتا کو تیرتھ یاترا
مجھے شکتی ایسی تو پردان کر دے
کھُلیں میری راہیں سب اُتم گتی کی
تو پیدا میرے ہمت میں سامان کر دے
مٹے اُن کے ماتا پتا کا اندھاپا
بس اتنا شروَن پر تو احسان کر دے
وُہ دیکھیں مجھے اور میں اُنکو دیکھوں
میرے دِل کا دُور ارمان کر دے
شگفتہ تو کر میرے دِل کی کلی کو
کنول نین اُن کے درخشان کر دے
یہی دھرم کا اپنے پھل مانگتا ہوں
پتو ماتا کا میرے کلیان کر دے
ہے جیون تو ارپن مرن بھی ہو ارپن
شروَن کو انہیں پر بلیدان کر دے

ایکٹ پہلا سین دُوسرا

نظارہ - اگلا محل

کامِک

(رنگیلا کا مکان - رنگیلا بے فکری کے عالم میں
گلچھرّے اُڑانے کی خواہش کرتا ہے
اور جوشِ جوانی میں من مانی
موج اُڑانے کے
وِچار سے گائن کرتا
ہے)

(گانا)

(رنگیلا کا)

رنگیلا - دُنیا سے کیا لے جانا - کھانا گلچھرّے اُڑانا -
اس سے گریز کرتا ہے بکتا ہے مفت زمانہ
بھولی بھالی ناری کو اڈّے پر لانا
نت نئے رنگیلے گُل پر بُلبُل بنکر منڈلانا
چنڈو مدھک افیم گانجا اور شراب لنڈھانا -

(کورس)

آہاہاہا - آہاہاہا - مرکر ہے - کِس نے آنا - وُہ سمجھے جو ہے دانا -

رنگیلا - بھوگ کو دُنیا بنی بھوگی بنے ہم یار سب
بھوگ میں آیا وُہ اپنا اور ہے بیکار سب

کورس۔ نہیں جس نے یہ گر مانا۔ پڑے درجے کا جانا۔
ہم نے اس کو دیوانہ۔ آہاہاہاہا آہاہاہا
دنیا سے کیا لے جانا۔

(رنگیلا کے بوڑھے ماتا پتا۔ یعنی آسارام
اور سولکشنی دیوی کا
داخلہ)

آسارام۔ بیٹا رنگیلے۔ کہاں جانے ہو؟
رنگیلا۔ موزج بہار کرنے کو۔ آنند دیوہار کرنے کو۔ اور کہاں؟
آسارام۔ تمہاری بوڑھی ماتا بیمار پڑی ہے۔ بنا دوا دارو کے مر جائیگی
رنگیلا۔ تو کیا کچھ ساری عمر کا پٹہ لکھوا کر آئی ہے۔ مر جائے گی۔ تو مرنے
دو۔ مجھ سے رکتی ہے تھوڑی۔
آسارام۔ ہرے ہرے۔ ایسا نہ کہو۔ ماں ہے تمہاری ماں۔ دیکھو اور
سوچو۔ تمہیں اس نے کن مصیبتوں سے پالا۔
رنگیلا۔ مجھے پالا۔ کیا دنیا سے نرالا۔ بچوں کو تو پشو بھی پالتے ہیں بیٹھے
یہ تو اس کا فرض تھا۔ فرض سمجھے یا سمجھاؤں؟
سولکشنی۔ بیٹا ایسا نہ کرو۔ ہمیں اس اوستھا میں جواب نہ دو۔ شوکھا جواب نہ دو
رنگیلا۔ تو کیا تم دونوں کی گٹھڑی باندھ کر سر پر اٹھائے لئے پھروں۔ پاگل
ہو گئی بڑھیا۔ موت کو چاہیئے۔ کہ ڈھینگا شاہی کا جھاڑو لے کر ایک
سرے سے دوسرے سرے تک ایسے کم عقل بڈھوں کو صاف
کر دے۔ منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت۔ سر چکراتا ہے۔ ہاتھ تھر تھراتا
ہے۔ پھر بھی کوّے کی طرح ڈھیٹھ بنکر کم بختوں نے کائیں کائیں
لگا رکھی ہے۔ بھلا ان سے کوئی پوچھے۔ دنیا میں ان کی ضرورت
ہی کیا ہے۔ اس اوستھا میں سانس لینے کی ضرورت ہی کیا ہے

سولکشنی - بیٹا - کیا میرے دودھ کا یہی بدلہ ہے -
رنگیلا - دودھ کا بدلہ - واہ واہ اچھی کہی - تو نے مجھے دودھ پلایا ہوگا
زیادہ سے زیادہ دو من چار من - اور میں تو تیرے لیئے سینکڑوں
روپیہ رام آما حلوائی کی بھینٹ کر چکا ہوں - تو نے تو ہضم کر لیا ہوگا
سینکڑوں من - اُس کی یاد نہیں - سچ ہے - کہ بڑھاپے نے عقل
مار دی -
آسارام - بیٹا بڈھے ماں باپ کی سیوا ہی سچا دھرم ہے -
رنگیلا - ایسا دھرم بھی کسی تمہارے جیسے بیکار بڈھے نے فالتو سمے
پر گھڑ لیا ہوگا - میں ان ڈھکوسلوں کو نہیں مانتا ہوں دھرم
کیا ہے - جو دل کہے وہ دھرم - جو دل چاہے - وہ دھرم جو دل
مانگے - وہ دھرم - باقی سب پاپ - بلکہ گھور پاپ سمجھے - پھر کہوں -
آسارام - ذرا شرون کو دیکھو کس طرح بھر جو بن میں گھر کی اندھے
ماتا پتا کی سیوا میں تن من دیا ہے -
رنگیلا - اُس بیوقوف سے اور کام ہی کیا ہو سکتا ہے - میں اُس کی طرح
بھنگی نہیں - جو بڈھوں کا مل موت ہی اُٹھاتا پھروں - ہر وقت کمبختوں
کا پاخانہ ڈھوتا پھروں - بس دنیا میں اُس کی طرح مصیبت بھوگنے
کو نہیں آیا -
آسارام - تم آئے کس لیئے ؟
رنگیلا -

آنند لوٹنے کو موج اور مزے اُڑانے
اپنے یوا اپنے کی رونق تمہیں دکھانے

آسارام - کیا ہمارا تم پر کوئی حق نہیں - ؟
رنگیلا - واہ ! اُلٹا ساگر گنگا میں - حق تو میرا ہے - یہ میر شنی کا

نیم ہے۔ جو کچھ تمہارا کمایا ہوا ہے۔ وہ سب قانوناً میرا ہے۔ نکال کر
دھر دو۔ میرے سامنے۔ ہے کوئی گٹھڑی؟

آسارام۔ بیٹا۔ ہم تو تیرے پالن پوشن میں مفلس ہو گئے۔ سب کچھ لٹا دیا

رنگیلا۔ اب کچھ نہیں؟

آسارام۔ ایک چھدام نہیں۔

رنگیلا۔ تو چلو۔ دور ہو جاؤ۔ منہ چھپاؤ۔ پیٹھ دکھاؤ۔ گٹھڑی کی لالچ ہو
تو کوئی سیوا ابھی کرے۔ کسی کا سر پھرا ہے۔ جو تمہاری خدمت کرے

آسارام۔ بیٹا لائق بیٹے تو ماں باپ کے چرن دھو کر پیتے ہیں۔

رنگیلا۔ میں اُن نالائق بیٹوں میں سے نہیں۔ میں تو چرن دھلوا کر پلانے
والا ہوں۔ ضرورت ہے۔ تو لاؤ لوٹا۔ ادھر پی لو چرن دھو کر

آسارام۔ بیٹا ہمیں تو عذر نہیں۔ ہم تو یہ بھی کر لیں گے۔ سب تمہارا کہا
موت نے اٹھایا۔ جو کچھ نہ کرنا تھا۔ کیا۔ ہم تو یہ بھی کر سکتے ہیں۔ مگر تم کو
پاپ لگیگا۔

رنگیلا۔ پاپ کہاں لگیگا۔ بلکہ جھاڑ دوں گا۔ واہ رے ہوشیار! بڈھے
دیکھئے پاپ کا کیا ڈھکوسلا ڈھونڈھ نکالا۔ مجھے پاپ سے ڈرانا چاہتا ہے
میں ڈرنے والا نہیں۔ سمجھے؟

آسارام۔ اچھا بیٹا تو خفا نہ ہو۔ میں خود گرتا پڑتا دنیا کی ٹھوکریں کھاتا چلا جاؤں گا
اور بڑھیا کا بھی ہاتھ پکڑ کے ساتھ لے جاؤں گا۔ اب جو دن
جیون کے ہیں۔ وہ تو بتانے ہیں۔

رنگیلا۔ دیکھا۔ بہانے ساز ہے بڈھا۔ بڈھے نے ابھی تو بری باتیں
دسوں کوسوں کی پیمایش کرائی۔ تو بھی تھکنے نہ پائیں۔ میرے
سامنے چال چلتا ہے۔ جا لے جا بڑھیا کو۔

آسارام۔ اچھا بیٹا۔ پرماتما تجھے سلامت رکھے۔ بس ہماری تو یہی

اچھا ہے۔ کہ ایشور ہمیں اس دنیا سے اٹھائے۔ پرنتو ہماری وجہ سے ہمارے بیٹے کو دکھ کی گھڑی نہ دکھائے

(جانا آسارام اور سولکشنی کا)

رنگیلا۔ چلو دفع ہو جاؤ۔ آئے بڑے باپ بنکر

(رنگیلا کی بیوی مٹکی کا داخل ہونا)

مٹکی۔ یہ بن ٹھن کر پھر کہاں کو؟ یہ آئے اور وہ گئے۔

رنگیلا۔ اور تو کہاں سے کُتیا کی طرح بھونکنے کو نکل آئی

مٹکی۔ دیکھو مذاق ہو لیا۔ اب اس کچال سے باز آؤ۔

رنگیلا۔ اور دیکھو۔ تم بھی بھر کی کھوپری کو نہ کھُجلاؤ۔ باز آجاؤ۔

مٹکی۔ یہ کیا شریفوں کا طرہ ہے۔ گھر کی مٹھائی چھوڑ کر باہر کی سڑی شکر پر دانت پھاڑتے پھرو۔ کوئی نصیحت کی بات کہدے۔ تو بگڑے سانڈ کی طرح دو لتّی جھاڑتے پھرو۔

رنگیلا۔ رنگیلا ہوں رنگیلا۔ سُنا۔ رنگیلے کے جتنے بھی کام ہونگے۔ وہ رنگ میں رنگے ہوئے تمام ہونگے۔

مٹکی۔ تم مجھے کیوں بیاہ کر لاتے تھے۔

رنگیلا۔ چوکا برتن کرنے کو۔ بھوجن بنانے کو۔ پلنگ بچھانے کو۔ غصہ آ جائے۔ اور ضرورت پڑجائے۔ تو پانچ سات دھرم دھڑ لگانے کو

مٹکی۔ کوئی نوکر رکھ لو۔

رنگیلا۔ اور تو کیا میری اماں ہے۔ تو نوکر نہیں۔ تو کون ہے۔ نوکر کی طرح دو ہاتھ دو کان دو ٹانگیں اور ایک ناک موجود ہے۔ اور نوکر کے سینگ ہوتے ہیں۔ سُنا؟

مٹکی۔ وہ بید ہی پر قول و قرار ہو گئے تھے۔

رنگیلا۔ کون سے؟

مٹکی - کہ اس کو آو رمان سے رکھوں گا۔ ہر ایک کار یہ اس کے صلاح مشورے سے کروں گا۔ وغیرہ وغیرہ

رنگیلا - ارے وہ تو محض پروہت کی بک بک کا جواب تھا۔ ہاں میں ہاں ملا دی۔ تو کونسی بڑی مہر لگا دی۔ وہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔

مٹکی - اور کرنے کو؟

رنگیلا - جو جی میں آئے

مٹکی - پرماتما کو جواب دینا پڑے گا۔

رنگیلا - اس ہوّے سے کسی بچے کو ڈرانا۔ میں بچہ نہیں۔ میں تو ساڑھے چھ فٹ کا لمبا چوڑا جوان ہوں۔ انسان۔

مٹکی - مطلق حیوان ہو حیوان۔

رنگیلا - اب زیادہ وقت کھونے کی اوشکتا نہیں۔ مگر ذرا پیاری کو ملنے جاؤں۔

مٹکی - کون پیاری؟

رنگیلا - جس پر جی آیا۔ وہی پیاری۔ پھر چاہے بھنگن ہو یا چماری۔

مٹکی - انجام کی خبر مناؤ۔

رنگیلا - ابھی تو آرام ہی آرام ہے۔ شام ہو گی۔ تو جان کی خیر منائی جائیگی

مٹکی - بُروں کا بُرا انجام ہوتا ہے۔

رنگیلا - اور بھلے مانسوں کو دھڑا دھڑ جوتے پڑتے ہیں۔

مٹکی - اُن کا انجام اچھا ہے۔

رنگیلا - کس نے دیکھا؟

مٹکی - دیکھ لوگے۔

رنگیلا - پرواہ نہیں

(گانا)
(مشترکہ ٹھگی و رنگیلا کا)

رنگیلا۔ پیاری پیاری ہے۔ صورتیا جان کی۔ مان کی۔ نشان کی۔ وہ ہے
گل گلاب۔ اور تو ہے اک عذاب
وہ میٹھی قلاقند۔ اور تو ہے نا پسند

ٹھگی۔ دیکھو۔ آخر پچھتاؤ گے۔ اور ایک دن مُنہ کی کھاؤ گے
رنگیلا۔ وہ چاند کی کلا۔ اور تم ہو رُو سیاہ۔
ٹھگی۔ مانو ھو نہ تم کہا۔ پاپ پن کیسے کام ہے
رنگیلا۔ دل اس پہ آ گیا۔ اب چیز ہے تو کیا

ایکٹ پہلا سین تیسرا

نظارہ

شروَن کا مکان

(ایک چوکی پر شروَن کے اندھے پِتا شانتنو
دُوسری چوکی پہ شروَن کی ماتا سُوبھاگیہ وتی
بیٹھی ہے۔ شروَن بعد اشنان کرانے
کے ماتا اور پِتا کی پوجا کرتا
ہے۔)

(گانا)
(شروَن کا)

تم ہی ہو سہائک سوامی سکھا۔ دُکھ ہو تو مانا ہمارے ہو
آدھار کو ئی نہ ہو اور ن کو

پر میرے تم ہی رکھوا رے ہو۔
اُپکارن کا کچھ انت نہیں۔
چھن ہی چھن جو وستا رہے ہو
شُبھ شانتی نکیتن پریم بندھے من مندر کے اُجیارے ہو تم ہی ہو
پرتی پال کرت تم اشرون کی۔
آتی نشے کروتا اُردھارے ہو۔
بھولوں بدہی بس ہی بھولوں تمہیں۔
شُدھ موری نہیں تم بساوے ہو۔
پتو مات جہاں مہاں تری سمجھن وارے۔ بدھی وارے ہو تم ہی۔

زبانی

پتا وِشنو ہیں گر میرے تو ماں ہے لکشمی۔۔۔۔ ماتا
یہی پرانوں کے رکھشک ہیں یہی ہیں میرے سُکھ داتا
اِنہیں کی آگیا پالن میں ہے سب گیان بھگتی کا
اِنہیں کے چرن سیوَن میں چھپا ہے راز مُکتی کا

شانتنو۔ بیٹا شرون۔ تم دھنیہ ہو۔ تم ہمارے لئے بہت کشٹ سہن کر رہے ہو۔ اپنا سُکھ اور آرام چھوڑ کر ہماری سیوا میں ہی مر رہے ہو۔

شرون۔ پربھو! تم دونوں نے میرے لئے کون کون سا کشٹ نہیں اُٹھایا ماتا نے نو مہینے گربھ میں دھارن کر کے انیشٹ کلیش پایا۔ پھر جنم دے کر میری رکھشا میں دن رات ایک کر دکھایا۔ میرے لئے راتوں جاگی۔ خود گیلے پر سوئی۔ اور مجھے سوکھے پر سُلایا۔ جب کبھی مجھ بے زبان بالک کو بھوک لگی۔ تو آنت کرن کی درِشٹی سے میری ویتھا کو جان کر۔ مجھے سنیہہ بھری چھاتیوں سے اپنا دودھ پلایا۔ کیا تمہارے کشٹ کچھ کم ہیں۔ تمہارے اُپکار کچھ کم ہیں۔

اتنا بڑا ہوا ہوں تو میں آپ کے دم سے
بھرپور رہتا ہے دامن میرا تم ہی کے کرم سے
چمکیں گی اسی طور سے تقدیر کی ریکھیں
رگڑوں نہ جبیں کس لئے میں نقش قدم سے

سوبھاگیہ وتی - میں واری - میں بلہاری - پتر رات دن میں دو چار گھنٹے تو آرام کر لیا کرو - تمہاری صحت بگڑ جائے گی - تو ہم اندھے کیا کریں گے -

شرون - ماتا آرام؟ تمہاری سیوا سے بڑھ کر اور کس میں آرام ہے؟
جب ہے آرام اسی میں ہی تو پھر اور سستاؤں
طبیعت ہے سیر بھگتی میں پھر کیا اور کھاؤں
نہ تب تک اپنی سیوا کی میں سمجھوں پورتی ہرگز
نہ جب تک تم کو جو تے اپنے اس چمڑے کے پہناؤں

شانتنو - بیٹا - تمہارے جیسا پتر پا کر ہم اندھوں کو کسی نور نظر کی ضرورت ہی نہیں رہی -

شرون - اس کا بھی دار و مدار میرے ہاتھ آ گیا - جیون رہا - تو تمہارا اندھاپا بھی دور کر دوں گا - اور ضرور کر دوں گا ٥
جنم کا لابھ ہے یہ ہی یہی مقصد ہے جیون کا
مہاتم بس ملے مجھ کو تمہیں نینوں کے درشن کا

شانتنو - بیٹا - یہ تو دیوتاؤں کا ور ہے - اس جنم میں آنکھوں کا ملنا دوبھر ہے -

شرون - میں اپنی بھگتی سے - تپ سے - پرشارتھ سے دیوتاؤں کی بات کو بھی پلٹ کر دکھاؤں گا - اور جس دن تمہارے نین کمل کھل جائیں گے - اسی دن دنیا کے اس خوبصورت باغ کی میں

بھی ہو اکھاؤں گا ہے

نہیں جب تک یہ کھلتے نین تب تک چین کب مجھ کو
کہاں آرام کا بھوجن ہے سکھ کا شین کب مجھ کو
مجھے جب آپ دیکھیں گے تو میں آرام دیکھوں گا
نہیں تو سبو اکرنے بیدھا گئی دھام دیکھوں گا

سوبھاگیہ وتی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کچھ وشرتھ کے دربار سے نیا وچار لے کر آئے ہو

شرون۔ ہاں تیار ہو جائیے۔ آپ کو اڑسٹھ تیرتھ کی یاترا کرانی ہے اسی یکتی سے تمہارے اندھاپے کی کلپنا ٹھانی ہے۔ گورو بسنسٹھ نے یہی علاج بتلایا ہے۔ بس اب مجھ کو یہی مجرّب نسخہ ہاتھ آیا ہے

ہے

گر میری قسمت میں ہے کوشش رسا ہو جائے گی
یاترا سب تیرتھوں کی اک دوا ہو جائے گی

شانتنو۔ ہم اندھے اتنی لمبی چوڑی ہزاروں کوس کی منزل کس طرح طے کریں گے۔ تم ہمیں کس طرح یاترا کراؤ گے۔ نہ گھوڑے گاڑی کا راستہ۔ نہ ناؤ کا مارگ۔ آخر یاترا ہوگی۔ تو کیسے؟

شرون۔ ایسے بھگوان ایسے

(گانا)

(شرون کا)

کاوڑ بنا کے دونوں کو اس میں بٹھاؤں گا
کاوڑ کو لے کے کندھے پر اپنے اٹھاؤں گا
آشیرباد آپ کا جب ساتھ ہو گیا
تم کو کرا کے یاترا پھر گھر میں لاؤں گا

نیر بخشٹ کے جل سے چرن کا دھوون جو بچگیا
نیس آتما کو بس وُہی امرت پلاؤنگا
نیر بخش کا پھل تمہیں ملے سیوا کا پھل مجھے
آٹھوں پہر میں آپ کی سیوا بجاؤنگا
رستے میں ہوں گے خار تو وُہ بھی بلنگے گل
خوش کر کے تمکو تم سے جب آسیس پاؤنگا
بنجائیں گی ٹانگیں دو انشو تیز رَو
مقبھ راہ میں جب اپنے قدم کو بڑھاؤنگا
بھگتی میں بل ہے گر تو سفر چیز ہے یہ کیا
دِل میں جو ٹھان لی ہے وُہ کر کے دِکھاؤنگا
تم سے عزیز کس لئے میں جان کو رکھوں
کیوں جان کو میں نرک کے لئے بچاؤنگا
بھگوان اور لکشمی دونو ہو آپ ہیں
کس واسطے میں غیر کے دُوارے پہ جاؤنگا
رشیدون کی اِستری نر بدا کا پوجن کا
سامان لے کر پرویش
کرنا)

نربدا۔ لد پربھو۔ پُوجا کا سامان۔
شرون۔ لاؤ ماتا اور پتا کی آرتی اُتاروں ساکھشات دیوی اور دیوتا پر پُشپ چڑھاؤں۔ چرنار بند میں چندن لگاؤں۔ پتروں کی دھرم سبھا میں دُھوپ دِیپ جلاؤں۔ جوان ساکھشات دیوتاؤں کو چھوڑ کر اینہ کی پُوجا ارچا کرتے ہیں۔ وُہ مانو۔ جڑ کو چھوڑ کر شاکھاؤں کی رکھشا کرتے ہیں۔ ستی مجھے بھی دُنیا میں اُوتم گتی

کی اِچھا ہے - تو اس ساکھشات بھگوان اور اس ساکھشات لکشمی کی پوجا - تن - من - دھن سے کرے - بس دُنیا میں منش کے لیئے یہی سچا دھرم ہے - یہی اوچیہ کرم ہے

جس نے نہ کی آکر خدمت اپنے ماں اور باپ کی
باندھ لی ہے مانو گٹھڑی اُسنے جگ میں پاپ کی
کیا کریگا شرادھ آوی وہ مرے گا ہاتھ کی
جیتے جی جس نے نہ سیوا کی پتا اور ماتا کی

(گانا)

(بطرز آرتی)

دونو - جے لکشمی جے جے بھگوانا
جے جے جے تیری وِد باندھانا
ماتا ہماری گوری ماتا اور پتا شنکر دیوا
چار پدارتھ پاوے وہی کرتا جو ان کی سیوا
نت پرتی مات پتا گن گانا جے لکشمی -
سُورگ سواد سب تم سے پاوے -
جیون مُکت جو تمہیں دھیاوے -
اور نہ کوئی جانا - جے لکشمی -
سیوا تمری میٹھا میوہ
بندھو سکھا تم ہی ہم دیوا
تم ہی سب سُکھ کی کھانا
جے لکشمی بھگوانا -

سوبھاگیہ وتی - بیٹا نربدا - تمہارے لیئے ہماری سیوا اُپاسنا انوچیت ہے - جس پرکار پتیز سرون کا دھرم ہماری سیوا ہے - اِسی پرکار تیرون

کی سیوا تمہاری پوجا اُرچا اِستری کو پتنا پتی کے کوئی دوسرا دیوتا نہیں ہے

ہے سُہاگن وُہی ناری جو پتی برتا ہے
واسطے ناری کے بھگوان ہے تو بھرتا ہے
سوامی چرنوں کی وُہ ناری جو انوراگن ہے
سچّے معنوں میں وُہی بھاگ وَتی سُہاگن ہے

نربدا ۔ ماتا نشچے کرو ۔ مجھے سنسار میں پتی دیو سے ادھک کوئی پدارتھ عزیز نہیں ۔ پتی شرن کے آگے موکھش اور سُورگ کے سُکھ کوئی چیز نہیں ہے

بڑھ کے سوامی سے تو سنسار میں کیا ہے مجھ کو
اِن کی بے جا بھی ہو کچھ بات بجا ہے مجھ کو
اِن کے ہاتھوں میں ہے جیون یہ مرا جیون میرا
گھول کر زہر پلا دیں تو دوا ہے مجھ کو

شروَن ۔ ہے نربدا ۔ پر یہ بہنی ۔ میری پرسنّتا تو اِسی میں ہے ۔ کہ میرے ماتا پتا کی جو تمہارے بھی دھرم کے ماتا پتا ہیں ۔ میرے ساتھ ہو کر سچّے ہردے سے سیوا کرو ہے

اِنہیں کی چرن کی سیوا سے ہی اُدّھار ہوتا ہے
یہ وُہ پارس ہیں جیون جن سے گو ہر بار ہوتا ہے
یہی ہیں وہ جن کی بھگتی سے نستار ہوتا ہے
یہی نوکا ہے ہم دونوں کا جس سے پار ہوتا ہے
یہ نقطہ یاد رکھنا ہے اِسی اِک بات میں سب کچھ
اِنہیں کو کیا یہ سن تو سمجھو ہاتھ میں سب کچھ

~~~
~~~

(گانا)
(شردن کا)

ہیں سر پہ ان کا سایہ تو جنم بلہار ہے اپنا
ہیں گر ماں باپ اپنے تو سکھا سنسار ہے اپنا
جنہی ہے تجا گیہ بنالی جو پتا ماتا کا سیوک ہے
پتا ماتا کی سیوا سے ہی بیڑا پار ہے ... اپنا
نہیں ہے شدھ پتا ماتا کی بھگتی سے یدی پروا
ورتھا جیون ہے اپنا اور جنم بیکار ہے اپنا
ہے ان کا ہاتھ تو ہے گوہر مقصود ہاتھوں میں
نصیبا بھی ہے یاور بخت بھی بیدار ہے اپنا
ہے جس کا رُخ میں بھگتی بھاؤ اور سیوا ہی پریتی کی
وُہی تیرتھ کا رخ اور کا رخ دھرم انوسار ہے اپنا
جو دن سیوا میں بیتا اور جو بیتی رات خدمت میں
وہ شب شب برات ہے اور دن بھی وہ تہوار ہے اپنا
ہے ان کا ہاتھ سر پر تو ہیں تینوں لوک ہاتھوں میں
زمانہ اپنا ساتھی اور جگت غمخوار ہے اپنا

ایکٹ پہلا سین چوتھا

نظارہ

اگلا محل

شردن کی پتی برتا استری نربدا کا ... شردن

کی غیر حاضری میں پتی مہماں کا بچھان
سمرتے ہوئے دکھائی دینا)
(گانا)
(نمبر ایکا)

سوامی کی بھگتی بن دنیا میں دِرتھا جنم ناری کا
پتی بھگتی بناں نہیں مکتی
ہے یہی موکش کی یکتی۔
نہیں تپ پتی پریم سریکھا۔ سوامی کی بھگتی۔

(۲)

پتی بھگتی بن دنیا میں نہیں نستارا ہوئے
جنم جنم کا جگت میں بارم بارا ہوئے
نہیں پتی بن تریا کو دوجا کردنش جن پتی کی پوجا
ہے یہی اِک بھوکتی سبکا۔ سوامی کی بھگتی بن

(۳)

پتی سمرن سے ہی ترِ یا پُوجیا بھاگنی ہوئے
ہوجن پتی اورن بھجے نرک گامنی ہوئے

(رنگیلا کا داخل ہونا)

رنگیلا۔ (سوگت) (جگت پر) (۵)
کیش سنبھارتی نہ کسری لٹ ناگنی سی لٹکائے رہی
پریم من کے من موہنے کو ہنس کے مکھ سوں تبلائے رہی
سیوں آتی ماں بیسوں بھی گنی سوں گج راج لجائے رہی
کہن نین پگدم سمین مرگین کو نین چھٹا درشائے ۔۔۔ رہی
کیوں نہ سہرا کہاں ہے شرون کمارہ؟

نربدا - بھائی ماتا پتا کو چھوڑ کر سوامی اور کہاں جا سکتے ہیں - اُن کو زیادہ درشن ارتھ مندر میں لے گئے ہیں۔

رنگیلا - (سوگت) (گت پر) بس جوبن اور جوانی اسی کا نام ہے پسند ناٹی اسی کامنی پر تمام ہے سے

کہیں نین میں سُٹھی چنچلتا ادھرانی میں ماوُھری چھائے رہی
اروناعی کپولن میں پلسی انگ انگ لونائی سمائے رہی
بس دیکھتے ہی گنی مند بھئی - مُسکراہٹ بھری من بھائے رہی
تُہ نائی کی چھائی گھٹا تن میں پر بھوری کبھوی انھوں نشائے رہی

(پرگٹ) نربدا کا بھی اچھا ہے دھندہ - سارا جنم اسی میں ختم کر دیا گندہ - او دیکھ تو بندہ ان تمام جھگڑوں سے پاک ہے۔

نربدا - بھائی ماتا پتا کی سیوا تو پتر کا فرض ہے - جو جنم بھر ادا نہیں ہو سکتا - یہ ایسا فرض ہے۔

رنگیلا - وہ پنونسک تو جھیلتا ہے - رات دن یہی مغنی - تمہاری کمبختی - کیا کہوں۔

نربدا - وہ ماتا پتا کی سیوا کرتے ہیں - میں اُن کا چنتون کرتی ہوں کیا ہمارے گھر سے باہر بھی سُورگ استھان ہے - پتی بھگتی بنا ناری کا کسی اور طرح سے بھی کلیان ہو سکتا ہے؟

رنگیلا - مگر جب میں دیکھتا ہوں - کہ وہ رات دن اندھوں کی سیوا میں لگا رہتا ہوگا - تو تمہارا انتہ کرن کیا کہتا ہوگا؟

نربدا - میرا آتما پریم کا ستار لے کر پتی سمرن کی سُکھدائی سُروں کا الاپ کرتا ہے - وید شاستر کو چھوڑ کر اُسی دیو آدیو مہادیو کا جاپ کرتا ہے

سے

ﮯ

پریتم کے پرنی پریم بڑھیو من ہی من میں ہلسائے رہی
دھیان لگیو پریہ مورت میں چت صورت میں بسرائے رہی
کا ہو کو تین سہائے نہیں اکھیاں آنسواں عرجھائے رہی
بس ایک رہیئے کو ہی پران پتی کی مورت صورت بسائے رہی

رنگیلا - میرے وچار میں تو اُس نے اندھوں کے بکھیڑے میں پڑ کر تم کو بھلا دیا۔ تم اُس کو بھلا دو۔ اور اُس کی صورت مورت کو دور سے مجھ کو دکھلا دو۔

نربدا - ارے تم مترّ ہو کر مترّ کے لیئے ایسا بکواد کرتے ہو۔ پیٹھ پیچھے اس بُری نیّت سے مترّ کو یاد کرتے ہو۔ کیوں اپنے سر پر یہ گناہ لیتے ہو مجھے پتی بھگتی سے من ہٹا لینے کی بُری صلاح دیتے ہو

ﮯ

پتی سمرن بن جگت میں اور نہ دوجا کام
پتی دیو ہر دے بسیں نِش دِن آٹھوں یام
جو تریا پیا کو تیاگ کرے اور کا دھیان
سمجھو نرک ادھیکارنی ہے پاپوں کی کھان

رنگیلا - ہاں جگت سنسار کے لیئے تو عورتوں کو یہ کہنا ہی پڑتا ہے۔ وہ سُنا نہیں۔ کہ استری آنکھ سے کسی اور کو دیکھتی ہے۔ زبان سے کسی اور کے ساتھ بات کرتی ہے۔ دل میں کسی اور کی یاد رکھتی ہے۔ ایسا بہروپ کو بھرا ہی کرتی ہیں۔ عورتیں۔

نربدا - بھرتی ہیں۔ جو کلٹا ہوتی ہیں۔ جن کو پتی دھرم کی پہچان نہیں جن کا استری سماج میں کچھ مان نہیں۔

رنگیلا - اچھا تو بتلاؤ۔ مجھ میں کچھ نقص بھی دیکھتی ہو۔ دیکھو نظروں سے زیادہ سُندر سروپ انوپ چھیل چھبیلا نام کا رنگیلا

نربدا- آج تو نرک کا روپ دھارن کر کے مجھے دھوکا دینے آئے ہو- چھلاوے کا سا بھیس بنائے ہو- مجھے ان میٹھی باتوں کے نیچے زہر کا مواد نظر آتا ہے- آج تمہارا آننہ کرن بچھو کا سا وِش چھلکاتا ہے۔

رنگیلا- میرا کہنا تو صِرف اتنا ہے- کہ اُس کو اندھوں کے ساتھ ٹکر مارنے دو- اور تم میرے ساتھ آنند اُڑاؤ-

نربدا- ارے دُشٹ! معلوم ہوتا ہے- کہ کم بختی تیرے سر پر منڈلا رہی ہے- بُری گھڑی تیرے سر پر آ رہی ہے- دیکھو زبان کے بھاڑ کو خاموشی کے میان میں رکھ کر چلدو۔

رنگیلا- ورنہ؟

نربدا- ورنہ! سہ

شراپ گر نکلا زبان سے میری پیکان کیطرح
گریباں سب تیری اُڑ جائیں گی اوساں کیطرح
بد دُعا ہو جائیگی میری گریباں گیر جب
دھجیاں اُڑ جائیں گی تیری گریباں کی طرح
(مُنہ موڑ کر چلدینا)

رنگیلا- اِس انداز کے قربان- فلا فلسفی زبان- یہی تو ہے جوانی کا گلاب وان. سہ

مد مست لکی مگ جات چلی پگ جھانجھریا جھنکائے رہی
کھر کائے رہی کمر کی پچوریا کٹی کنگن شور مچائے رہی
مدُھو نین انگ اُمنگ بھری نجوبن زور جتائے رہی
ششی منڈل اور مُکھ منڈل میں نہ کمی کچھ نیوں ورشائے رہی

کیوں نربدا میری بات کا غصہ مان لیا- لو دوپٹہ اتار کر معافی مانگ

لیٹا ہوں

نربدا - (لوٹ کر) - کیا آج کچھ شنکر ہی جانے کی مرضی ہے؟

رنگیلا - یا محبت کا دوسرا نام تو خود غرضی ہے ؎

جھڑکیاں یہ آپ کی ہیں پھول کی کلیاں مجھے

گالیاں یہ آپ کی مصری کی ڈلیاں ہیں مجھے

نربدا - دیکھو - بھلا چاہتے ہو - تو تم دوبارہ کر چپکے سے چلدو -

رنگیلا - نہیں تو؟

نربدا - نہیں تو وہی ہوگا - جو تمہارے جیسے ایک کامی پشو سمان سمجھے گئے بدمعاش کا ہونا چاہئیے -

رنگیلا - پیاری میں تو نئی روشنی کا قائل ہوں - اور تمہارے پریم دان کا سائل ہوں - کتنا نیا دور آیا ہے - وہی بانکا بہاری اور وہی اس کی دِلّی - بھلا سوچو - تم اس لایق ہو - کہ یہ جوبن اور اس کا کوئی پوجاری نہ ہو - یہ جوانی اور اس کا کوئی ادھیکاری نہ ہو - یہ جنس اور اس کی خریداری نہ ہو ؎

وہ باغ کیا جس میں منوہر پھول بھی کھلتے نہیں

وہ پھول کیا جن میں مدھپ مدھ کیلئے ملتے نہیں

وہ بھرنگو کیا جنکو رسک جن آ تم جن کہتے نہیں

وہ رسک کیا جن کے ہردے میں پریم ندی بہتے نہیں

(باہر سے گانے کی آواز شروع ہوگی)

(گانا)

(آشاوری)

ماتا پتا ہی ہیں بھگوان -

رنگیلا - پڑ گیا رنگ میں بھنگ - چل نکل بچہ ملنگ - نہیں تو کافیہ ہو جائیگا

ننگ

(جانا)

نربدا - ایسے بھاگا - جیسے دھرم سے شیطان -

ایکٹ پہلا سین پانچواں

نظارہ

شانتنو آشرم

(ایک طرف کاوڑ رکھی ہے - دوسری طرف
شرون شردھا سہت ماتا پتا کی سیوا
میں کھڑا - راجہ دشرتھ گورو
بششٹ - درباری پروہت
موجود ہیں رتھ یاترا کی
تیاری ہوچکی
ہے)

گانا

(شرون کا استتی کرنا)

بات دنیا میں میری آ ے شری بھگوان رہے -
جان یہ میری رہے یا نہ رہے - آن رہے -
مجھ کو دھن دھام کی اور نام کی پرواہ نہیں
جوڑی ماں باپ کی سُکھ کا میرے سامان رہے

پھر ہے پرواہ ہی کیا سایہ جو ماں باپ کا ہو
اور اِک سر پر میرے تو جو نگہبان رہے
تو جو پروان کرے بل مجھے اور شکتی دے
ہاتھ بس میرے نہ کیوں بھگتی کا میدان رہے
آشرے پر تیرے یہ آج اُٹھایا بیڑا
دیکھو بھگوان میری بات کی یہ پہچان رہے
کی نہ ماں باپ کی سیوا یہ جنم یونہی گیا
جب مروں تو یہ نہ میرے دِل میں ارمان رہے
مجھ کو ماں باپ کی سیوا سے نہ کرنا نیارا
جب تلک سوانس رہے اور یہ میرا پران رہے
اُس سے اُمید ہی کیا حکم میں تیرے بھی رہے
جو نہ ماں باپ کے ہی تابع فرمان رہے
کتنی ہی سیوا کروں پھر بھی کمی رہ جائے
ان کا ہی سر پہ رہے میرے جو احسان رہے

نیبانی۔ ہے پرماتمن! میں جنم جنمانتر کی پترو بھگتی کا بس یہی پھل چاہتا ہوں۔ کہ میری تیرتھ یاترا سپھل ہو۔ اور میرے ماتا پتا کے کنول نین کھل جائیں۔ یہ نہ مٹنے والی تاریکی میرے گھر سے دُور ہو۔ اور ہر دا پرسنتا سے بھرپور ہو سے

نہ دولت کی ہے اِچھا اور ضرورت ہے نہ دُنیا کی
نہ عزت کا ہے لالچ اور نہ ہے کچھ غرض پربھوتا کی
یہ دُنیا اور دولت بس میرے ماں باپ ہیں دونو
میرے پالک میرے رکھشک یہی بس آپ ہیں دونو

دشرتھ۔ بیٹا شرون۔ تم نے اندھے رشی دشانتنو، اور رشی پتنی

رسو بھاگیہ وتی) کو تیرتھوں پر لے جانے کا کیا پربندھ کیا ہے۔
شرون۔ یہی۔ کہ اس کاوڑ کے دونوں پڑوں میں دونوں کو بٹھاؤں گا
کاوڑ کو کندھوں پر اٹھاؤں گا۔ اور دونوں دیوی دیوتا کو
تیرتھ یاترا کے لئے لے جاؤں گا۔

براجیں گے یہ اس میں تو مشکل ہو گی حل ساری
یہ ہو جائے گی ہلکی پھول سی کاوڑ جو ہے بھاری
یہ آئیں گے دنیا پر گر میرا ادھار ہونا ہے
انہیں کی دیا درشٹی سے بیڑا پار ہوتا ہے

دشرتھ۔ تو ورتھا کشٹ نہ اٹھاؤ۔ راج کے رتھ اور گھوڑے موجود
ہیں جس قدر ضرورت ہو لے جاؤ۔
شرون۔ بھگون! میرے یہ دونوں ہاتھ اور دونوں ٹانگیں گھوڑوں
کا کام دیں گی۔ انہیں کے سہارے سے یہ بیڑا اٹھاؤں گا۔
انہیں کے بل سے بنوں اور پربتوں کو چیرتا ہوا چلا جاؤں گا۔

اب لاکھ کشٹ دے یہ فلک فتنہ زا مجھے
دے گا یہ امتحان محبت مزا مجھے
بھگتی ہے میرے من میں تو مشکل ہے کام کیا
نسخہ یہ سہل سا ہے جو ہاتھ آ گیا مجھے

دشرتھ۔ ایک آدھ نوکر چاکر ہی ساتھ لے جاؤ۔
شرون۔ میں خود ان کا آگیا کاری سیوک ساتھ ہوں۔ پھر کسی
اور سیوک کی ادشکتا کیا؟

مجھ ہی کو حق ہے سیوا کا مجھ کو سیوا کرنا ہے
یہ وہ چیز ہیں جن سے مجھ کو بھوساگر سے ترنا ہے
جدھر سے جائے گی تیرتھ اخوشی کے ساتھ جاؤں گا

نہ کیا کیا سختیاں ان کے لئے سر پہ اٹھائینگا

بششٹ - شاباش! شرون - شاباش!! ؏

ہم نے بھی دُنیا میں ہیں لختِ جگر دیکھا کئے
پر یم اور بھگتی سے سمپن ہیں بشر دیکھا کئے
پِتر بھگتی پر جو دیکھی تجھ میں لاثانی ہے وہ
سر بسر بے داغ - سچ یہ پاک دامانی ہے وہ

شرون - اب میں آپ سے اشیرباد چاہتا ہوں - کہ میرا کام پورا ہو - اور یہ راستہ جگت میں پرسدھ ہو -

بششٹ - بیٹا رِدھی سِدھی تو ہر وقت تمہارے جیسے پتر بھگتوں کے چرنوں سے لگی رہتی ہے ؏

جدھر جاؤگے تم اُس جا یہ میرا راستہ ہوگا
تیری ہے رِشی کیٹ حاجت قہی حاجت روا ہوگا
بھلائی پر باندھی کمر نہ کیوں تیرا بھلا ہوگا
تمہاری نیک نیتّی سے ہی حاصل مدعا ہوگا

شرون - گرو دیو اس لمبی اور کٹھن یاترا سے لوٹ کر آنا - یا قسمت یا نصیب - میں گھر بار باغ باغیچے محل ماڑی نقدی اور زیور سب ماتا پتا ارپن دان کرنا چاہتا ہوں - آؤ شبہ ہمن دیوتا پر ودھان سے آگے آؤ - اور سنکلپ لو -

شانتنو - بیٹا - ایسا کیوں کرتے ہو - کچھ تو اپنے لئے بھی رکھ لو - نہ جانے کب تک جینا ہے - نہ جانے یہ ودھ اوستھا میں کب تک دن کاٹنے ہیں -

شرون - پتا جی میں نے سب کچھ رکھ لیا - ماتا اور پتا دولت اور دُنیا دونوں ضروری پدارتھ میرے پاس ہیں - پھر کسی اور وستو

کا کیا پریوجن ؟ ٥

تم ہو دنیا تم ہو دولت تم میرا دھن دھام ہو
تم ہی جیون سکھ میرا تم چین تم آرام ہو
تم ہو میرے پاس تو مجھ سے ادھک دھنوان کیا
رکھ لیا جب آتم کو دکھوں اور پھر سامان کیا

نشنشٹ - آہ! سکل برہمانڈ کے کرتا پرم پتا پرماتما کا اتینت دھنیاد ہے - جس کی اسیم کرپا سے سہسروں سنکٹوں کے سمے اشبھوں میں سے پونتر پراچی وشالے پرم پاون شترؤں اپنا پرنل پرکاش پردشن کرنے کے لئے اُدے (طلوع) ہوا ہے - وہ ماتا دھنیہ ہے وہ چھتری کل دھنیہ ہے - وہ دیش اور دھام دھنیہ ہے - جو ایسا رتن پا کر ابھے ہوا ہے -

وشرتھ - بے شک - اس پرم پاون بھانو - (سورج) کی امیں رس روپی کرنیں پونتر کرن آج بھارت کے کونے کونے میں اپنا پرچنڈ پربھاؤ پرگٹ کر رہی ہے - اور اپنے اٹل پربھاؤ سے دوسرے انشوؤں کو بھی انلنے آس اور دھاست کرنے کے لئے چاروں طرف بکھر رہی ہے -

دوہا

یہ دیرڈھتا یہ بھگتی بل ایسا اُنّج اُدویش
جہاں شترؤں سے رتن ہوں دھنیہ دھنیہ وہ دیش

شانشتنو - ہے راجن - ہم بھاگیہ شالی ہیں - ہمیں سنسار سورگ ہے ہمارا جنم دھنیہ ہے - اس شتر روپی پرچنڈ مارتنڈ سے سنت بت کمل گن روپی ہمارے یش آنند روپی جو ادبھا ٹا لہرا رہا ہے شریچھ آکاش سکل برہمانڈ کے آشیرباد کی ورشٹی ہم پر برسا رہا ہے

رشٹیہ ہے - کہ یہ اپنی امرت جل واہنی بھوشنوں کے دوارا وشو (عالم) کو آنند ست کر دیگا - اور اپنے اُچ آدرش سے بھارت کا دامن اپنی اُدار تیکشا چھدی پرتی سے بھر دے گا -

شرون - پتا جی - میں تو صرف سیوا برتی کو دھارن کرنا ہی جانتا ہوں -

یدی بدھی دیش مجھ کو جگ جیون میں سیوا ہی کرنا ہے
یدی واستو کی لوکا سے بھوساگر کو ترنا ہے
تو وہ سیوا ہے پتروں کی جس پر تن من اَرپن کرنا ہے
جنم داتا جننی کی ویدی پر اس دیہہ کا ترپن کرنا ہے
آؤ برہمن دیوتا آگے آؤ -

پروہت - دو بھگت ہاتھ میں جل لو -

شرون - (جل لے کر) میں ماتا پتا ارتھ اپنی تمام جائداد گھر بار محل ماڑی باغ باغیچہ سب کچھ سنکلپ کرتا ہوں -

(جل دھرتی پر گراتا)

اور سمست دھرم دھیروں گورو بششٹ اور مہاراج دشرتھ سے رتھ یا تیرتھ گمن کی آگیا چاہتا ہوں - ماتا پتا کی کاوڑ کندھے پر اُٹھاتا ہوں

(دونوں کو کاوڑ میں بٹھانا اور کاوڑ اُٹھانا)

(گانا)

ماتا پتا کی کاوڑ شردھا سے اب اُٹھاؤں -
شردھا سے -
ماتا پتا کو اٹھ سٹھ کی یاترا کرادوں -
کی یاترا

بھگتی یہی ہے تو تم سیوا یہی ہے سچی۔
ان کے چرن کے آگے آنکھوں کو میں بچھاؤں۔ آنکھوں کو نینوں
کے شدھ جل سے چرنار بند دھو کر
کاوڑ کی پالکی میں ماں باپ کو بٹھاؤں۔ ماں باپ کی نینوں میں رکھ
کے مورت ہردے میں پریم رکھ کر۔
مارگ کے کنٹکوں کو پلکوں سے میں ہٹاؤں۔ پلکوں سے آشا
یہی ہے من کی یہی مدعا جنم کا۔
سیوا ہی کرنے کرنے رنج پہ ان کو گنواؤں۔ رنج پران۔ بھگوان کی
ہی بھگتی پتروں ہی کی ہے یہ بھگتی
جنم اور مرن کا یہ بندھن اس بھگتی سے چھڑاؤں۔ اس بھگتی
نینوں کے دونوں دیپک چرنوں کو دیکھتے ہوں
تیرتھا کی جوت ایسے آٹھوں پہر جگاؤں۔
آسیس لے کے ان کی پاؤں وہ شکتی نیا
پربت با کہ بن ہو بس چیرتا ہی جاؤں
(ڈٹیبلہ پر)

ڈراپ سین

ایکٹ دُوسرا سین پہلا

نظارہ

رنگیلا کا مکان

(رنگیلا کا ایک طرف سے اور دوسری طرف
سے آسارام اور سولکشنی کا پرویش)

رنگیلا۔ ارے کم بخت بُڈھو! بُلاؤ تم جی رہے ہو۔ آخر کس کے لئے میرا سُنہری جُوتہ بجلے کا نیا ہیں دھرا ہے۔ معلُوم نہیں۔ کہ مجھے چار یار ہی میں جانا ہے۔ جُوتے کو ذرا ریشمی کپڑے سے رگڑ کر چمکانا تھا۔ ارے بُڈھے اِدھر آؤ اِدھر

آسارام۔ ہاں بیٹا۔ ہم تو رات دن تیری سیوا کرتے ہیں۔ بچپن میں تیرا مل مُوت اُٹھایا۔ اب نوجوان ہو آیا۔ اب تیرے جُوتے بھی اٹھائیں گے!

رنگیلا۔ دیکھو آئیندہ بھُول نہ ہو؟

آسارام۔ نہیں ہو گی برخوردار۔ نہیں ہو گی۔

رنگیلا۔ ارے کم بختو! کئی بار ہیضہ آیا۔ مگر تم کو نہ کھایا۔ ماماری (طاعون کی قسم) کی وبا آئی۔ لاکھوں جوان مرے۔ مگر تم ڈبل پیسے کی طرح اور بھی پُشٹ ہو کر جیوں کے تیوں موجُود۔ کئی بار پنچیک پھیلی۔ مگر تم نے اس کو بھی چٹ کر لیا۔ اور پورے سولہ آنے موجود رہے۔

آسارام - بٹیا مانگے سے موت آتی - تو ہم کبھی کے سورگ دھام کو چل دیتے مگر کم بخت مانگے سے آتی بھی نہیں۔

(منگی کا آنا)

سولکشنی - بیٹا رنگیلا - دیکھو وہ تمہاری بہو پوجا سامگری لائی ہے آج دیوتاؤں کا دن ہے - پوجا کر لو - پھر کچھ کھا پی لینا۔

رنگیلا - کیسی پوجا - میں پوجا کروں - ارے بڈھے ارے بڈھی تم دونوں مگر میری پوجا کرو۔

سولکشنی - بیٹا - ہم تو رات دن تیری پوجا کرتے ہی ہیں - یہ تو تیرے بھلے کو کہتے ہیں۔

رنگیلا - میں تو ان کاٹھ کے بدھو دیوتاؤں کی پوجا کرنے والا نہیں ہوں تو دسو گھنٹ، کسی سندر سہیلی رنگیلی ویشیا یا گرہستی جٹ پٹی بنی ٹھنی ناری کا ہوں پجاری - (ظاہر) ارے آسے بڈھی اچھا یہ بتا۔

سولکشنی - ہاں بیٹا -

رنگیلا - میں نے سنا ہے - کہ تو میری بہو کو ناحق ستاتی ہے -

سولکشنی - بیٹا میں تو اس کا پانی بھرتی ہوں - تیرے ڈر کے مارے اس کی پوجا کرتی ہوں۔

رنگیلا - نہیں تو ضرور ستاتی ہو گی - تیری صورت ہی بتلا رہی ہے

سولکشنی - تو اپنی بہو ہی سے پوچھ لے - کیوں بیٹی ؟

منگی - نہیں مجھے تو آپ نے کبھی کچھ برا بھلا نہیں کہا

رنگیلا - ہٹ تیری کی منحوس - میں تو تیری طرفداری کر رہا ہوں - اور تو ان بڈھیوں کا ہی راگ گا رہی ہے - (ڈپٹ کر) کیوں ری - بتلا تو - تجھے یہ بڑھیا نہیں ستاتی ؟

ٹھگی - کبھی نہیں -

رنگیلا - ڈرتی ہے - اِن بُڈھوں سے - ان کو تو میں ایک پیسے کی افیم سے چلتا کر دوں - اچھا دیکھ - میں تجھے اِن کی خدمت کے لیئے بیاہ کر نہیں لایا -

آسارام - بیٹا جہاں تیرا جی چاہے - اپنی بہو کو رکھ لے - تم دونوں یہیں رہو - ہم کسی کرایہ کے مکان میں رہ لیں گے -

رنگیلا - کرائے کے مکان میں - پوٹلی دکھاتی ہے بُڈھے کو

آسارام - پھر کیا کہوں - بیٹا -

رنگیلا - یہ بُڈھا بڑا شریر ہے - میرے مُنہ پر تو خوشامد کرتا ہے - اور میرے پیچھے اِس بیچاری سے خدمت لے کر اس کا کچومر نکالتا ہوگا -

آسارام - بیٹا - جب تم نے پُتر ہو کر ہماری سیوا نہ کی - تو دوسرے سے کیا اُمید ہو سکتی ہے -

رنگیلا - میں تمہاری سیوا کروں - اچھا اِدھر آؤ - اِس ریشمی جوتے سے تمہاری سیوا کر دوں - (جوتہ اُٹھاتا ہے) چل بے بُڈھے - بتا میرے لئے کیا مال داب رکھا ہے -

آسارام - بیٹا مال جو کچھ تھا - تیرے پالنے پوسنے پر لگا دیا - اب تو ہمارا تو ہی مال ہے -

رنگیلا - تو یونہی خالی سیوا کرواتا ہے - میں سیوا کروں تب - جو تیرے صندوق میں کچھ نظر آتا ہو - بُڈھوں کی سیوا تو اسی لوبھ میں ہوا کرتی ہے - جنکو بُڑھاپے میں سیوا کروانی ہو - وہ جوانی میں پوٹلی بنا کر رکھتے ہیں - سیوا کرواتا ہے بُڑھا

آسارام - تو شرون کمار کیوں کرتا ہے ؟

رنگیلا - وہ تو پیو نسک ہے۔ اور کوئی کام کرنا آتا نہیں۔ گھر بیٹھے بھی اُلٹا جھگڑا کرتا رہتا ہے۔ ٹیر دن کی طرح سب دُنیا بالکل تھوڑی ہی ہے۔

آسارام - اچھا بیٹا تیری مرضی۔ تو ہمیں سُکھی نظر آتا ہے۔ یہی ہماری سیوا ہے۔

رنگیلا - کیا دیکھ کر نظر بھی لگائے گا۔ بند کر آنکھیں۔ ڈھلکی سے اور دیکھو بابا جی آئے پھر اس بڈھے نے یا بڑھی نے تجھے کچھ کام کو کہا۔ برتن منجوائے یا پانی بھروایا۔ تو فوراً سیدھا مجھے کہہ دینا۔ میں ان کی خوب مرمت کروں گا

شکی - تو پھر اِس اوستھا میں اِن بیچاروں کی سیوا کرے گا کون؟

رنگیلا - بس اِن کو اب اور زیادہ بھاشنے کی ضرورت نہیں۔ ناحق کی غلاظت۔ دیکھ تو کم بختوں نے بلغم تھوک تھوک کر گھر گندگی سے بھر رکھا ہے۔ یہ دفعان ہو جائیں۔ گھر صاف ستھرا رہے۔ میری تو صلاح ہے۔ کہ چونگی کے ڈاکٹر کو بلا کر یہ دشا دکھلا دوں۔ تا کہ وہ ان کو پلیگ کے چوہوں کی طرح پنجرے وان میں بند کر کے ندی کے اِس پار چلتا کر دے۔ (ماں باپ سے) دیکھ رے بڈھے اور سُن ری بڈھیا۔ آج کے بعد میں نے پھر کہیں بلغم یا تھوک کا نشان گھر میں پایا۔ تو تمہاری ہی زبان سے اُگلا چٹواؤں گا۔ سُنا یا نہیں؟

آسارام - ہاں سُنا۔ برخوردار سُنا۔

سوبگشتی - بہت اچھا بیٹا۔ ہم تیرے گھر میں نہیں تھوکیں گے۔ باہر جا کر تھوک آیا کریں گے۔

رنگیلا - اچھا میرے متر آنے والے ہیں۔ میں ذرا گھومنے جاؤنگا۔ جب تک میں آؤں۔ تم ان کمروں کو خوب جھاڑ جھوڑ کر صاف کر دو۔ چار یاری اکٹھی ہو گی۔ سمجھے؟

آسارام - ہاں بیٹا سمجھے۔

رنگیلا - کیا سمجھے؟

آسارام - مکان صاف کر دیں گے -

رنگیلا - نہیں تو لات گھونسوں سے سمجھا دوں - دیکھو پہلے کا ذرا بھی نشان دیکھ پاؤں گا - تو بڈھا کے جوڑے سے بڈھے کو باندھ کر موہنی پھاٹک میں دے آؤں گا - (مٹکی سے) دیکھ پیاری - ان کو مکان صاف کرنے میں مدد نہ دینا - نہیں تو تیری کشل نہ ہوگی - ان کا غصہ بھی تیرے پر گرے گا -

(جانا)

سولکشنی - دیکھ لے بہو - ہمارے بیٹے کا چال چلن - ہمارے اور تیرے بھاگوں کی بڑائی - کبھی کی کہ فی اس بڑھاپے میں آگے آئی -

مٹکی - ماتا جی میرا بس کچھ نہیں چلتا - سمجھاتی ہوں - پر کیا کروں - سمجھنے والا بھی ہو - اب تو میں نے ایک تجویز نکالی ہے -

سولکشنی - کونسی؟

مٹکی - وہ جو شیو جی کے مندر میں شہر کے باہر بم بولے باوا جی رہتے ہیں - بڑے کرامانی ہیں - اُن سے کچھ جنتر منتر لکھوا کر لاؤں - جو سوامی بس میں ہو جائیں -

سولکشنی - بیٹی تو جس طرح چاہے - اپنا پربندھ کر لے - ہم آج مرے کل دوسرا دن - موت کی گھڑیاں گنتے ہیں -

مٹکی - کچھ سیدھا کر کے لے جاؤنگی - (جانا)

آسارام - ہے ایشور - تو ہمیں دنیا سے اُٹھا لے -

سولکشنی - یا ہمارے بیٹے کو سمتی دے - جس کے کھوٹے بھاگ اُود ے ہوں - اُس کو ایسا پوت ملے -

(جانا دونوں کا)

ایکٹ دوسرا سین دوسرا

نظارہ
ندی کا کنارہ

پل

ڈپل کار کھوالا۔ جمعدار۔ شرون کمار
ماں باپ کی کاوڑ اٹھائے
(داخل ہوتا ہے)

(گانا)

(شرون کا)

اے نر غفلت میں ہوتا ہے
کیوں رے رنج بوتا ہے۔ اے نر
ماتا پتا کی بھگتی کر لے
جنم سپھل ہوتا ہے۔ اے نر
پتر دو سیوا نہیں جس نے کینی
یہ رتن کھو کر روتا ہے۔ اے نر
رٹ لے نام پتا ماتا کا
کیوں ورتھ سواس کھوتا ہے۔ اے نر
پترو تیرتھ میں نہیں جو نہایا

مُنہ اشکوں سے دھوتا ہے۔ اے نر

جمعدار۔ ارے او جانے والے۔ کیا ڈھونگ بنا رکھا ہے۔ مُنہ اُٹھائے کدھر کو جا رہا ہے؟

شرون۔ بھائی اُس پار جانا ہے۔ باقی منزلِ مقصود کا تو ابھی کیا ٹھکانا ہے

ع

درکار کچھ نہیں ہے یہ پونجی اگر رہے
انسان وہی ہے دھرم پہ اپنے جو مر رہے

منزل کٹھن ہے راستے بڑھے بیہن کے ہیں
پرواہ کیا ہے اُس کی جو سب دھی نظر رہے

جمعدار۔ سوال پورب۔ جواب پچھم۔ ارے جانا کہاں ہے؟

شرون۔ ماتھے کی ٹیڑھی لکیروں کو پربت کے پتھروں سے گھس کر مٹانے کے لئے بگڑی قسمت کو بنانے چلے ہیں۔

ہے شیشہ صد پارہ نشانی میرے دل کی
معلوم مجھی کو ہے کہانی میرے دل کی
جو کچھ ہے میری صاف ہے حالت سے ظاہر
کر دے گی بیاں صاف بیانی میرے دل کی

جمعدار۔ معلوم ہوتا ہے کہ کچھ تھوڑے پاگل ہو۔

شرون۔ ہاں بھائی پاگل ہوں۔ دنیا میں جس کے ماں باپ روگ میں گرفتار ہوں۔ اُس کو کچھ سوجھتا نہیں۔ وہ تھوڑا کیا بہت پاگل ہے

ع

بے تدبیر کیا تقدیر جب بیکار ہوتی ہے
ہیں آنکھیں بند کیا ابھی میری تقدیر سوتی ہے

جمعدار۔ ارے جانے والے بابیں۔ پار جانا ہے۔ تو ایک ٹیل دیکر

پرچہ چاک کروالو۔ اور پار چلے جاؤ۔ نہیں تو اُلٹے پیروں ہو اکھاؤ۔
شرون۔ ایک ڈبل۔ یہاں تو پھوٹی پائی بھی نہیں
جمعدار۔ تو اندر رستہ دیکھو
شرون۔ کیا پار جانے کا کوئی اور بھی رستہ ہے؟
جمعدار۔ پانی میں تیر کر جاؤ۔
شرون۔ ان اندھے ماتا پتا کو کیسے تیر اکر پار لے جاؤں۔ بھائی میرے حال پر رحم کرو۔ اور پار نکل جانے دو۔
جمعدار۔ یہ سرکاری محصول ہے۔ اس کو ادا کئے بغیر پار جانے کا وچار فضول ہے۔ غریب ہو یا مالدار۔ جو دے گا۔ اُسی کا کھیلیگا۔
شرون۔ یہ کوئی راجکیہ پرتھا ہے؟
جمعدار۔ ہاں سرکاری پرتھا ہے۔
شرون۔ سرکاری پرتھا کی قید ایسے پر اُوپکاری سادھنوں پر لگادی گئی۔ دھرم ارتھ کی پرتھا بھی راج کوش کے لئے آمدنی کی مد بنادی گئی۔ دھرم شالی پُرش پل بناتے ہیں۔ جس سے ہاتھی گھوڑے گیدڑ مکوڑے سب یکساں پار اُتر جاتے ہیں۔ دان شیل کنوئیں اور تالاب کھدواتے ہیں۔ اچھے بڑے شتر ومتر۔ امیر غریب سب جل پان کرکے آرام پاتے ہیں۔ پرنتو یہ تو پر مارتھ کی آڑ میں سوارتھ ہے اس پر لگا ہوا پیسہ سب کا سب اکارتھ ہے۔
جمعدار۔ بھیا۔ محصول اکٹھا نہ ہو۔ تو اسکے ٹوٹ پھوٹ کی مرمت کس پرکار ہو
شرون۔ پرنتو برہمن کو وہی بتوتا جما سکتا ہے۔ جس کو دکھنا دینے کی بھی سمرتھ ہو۔ جو ایسے مہا کاریہ کرتے ہیں۔ وہ ان کے اخراجات کو سہن کرنے میں بھی اُدار ہوتے ہیں۔ وہی سچے دھرماتما اور مالدار ہوتے ہیں۔

یہ راحت رنگ نے پائی نتیجہ کیا بھلائی کا
نہیں ہے دھرم کا رج یہ ذریعہ ہے کمائی کا

جمعدار۔ یہ بات ہونے لگے۔ تو راج کاج کیونکر چلے؟

شتروگھن۔ راج کاج چلانے کو دھن اور مالدار رہے۔ جن سے محصول پاکر لینا نیتی کے انوسار ہے۔ راج کاج چلانے کو کاشتکار یا زمیندار ہے جو راج کاج میں سہایتا کرنے میں سمرتھ اور اُدار ہے۔ راجہ کا دھرم ہے۔ کہ وہ دھناڈھ لوگوں سے دھن لے کر راج کوش میں اکٹھا کرے اور اُس سے نِردھن اور محتاج لوگوں کی رکھشا کرے

جو گھن (بادل) برسے اُدار ہو کر تو سر (تالاب) بھرپور ہو جائیں
دھنی ہی دیں تو دھن سے کوش سب معمور ہو جائیں
کبھی اک چلو پانی سے بڑا گھٹ بھر نہیں سکتا
غریبوں کا یہ اک پیسہ بھلا کچھ کر نہیں سکتا

جمعدار۔ بھیا یہ راج نیتی راج سبھا میں سُنانا۔ ہم تو پرائے نوکر ہیں ہمیں تو اپنا فرض ہے بجانا۔

شانتنو۔ بیٹا۔ شتروگھن! ہم نے تو کہا تھا۔ کہ بیٹا سب کچھ دان مت کرو۔ کچھ نہ کچھ پاس بھی رکھو تو کام آئے گا۔

شتروگھن۔ پتاجی کیے ہوئے دان کا وچار کرنا تھوا اُس پر پشچاتاپ کرنا مہاں پاپ ہے۔ تم سمجھتے ہو۔ کہ جس نے جنم بھر ہمارے پالن پوشن کا ٹھیکہ لے کر ہمیں سنسار میں اُٹھایا۔ جس کا دیا ہوا ہم نے آج تک کھایا۔ جس نے کسی بھی جیو کو اپنے دوار سے نراش نہیں لوٹایا وہ ہمارے حال سے بے خبر ہو جائیگا۔

۵

کبھی قسمت پہ اپنی اے پِتا رونا نہیں اچھا
کبھی اُسکی دَیا سے نااُمید ہونا نہیں اچھا
کِسے دُوارے سے اُس کے مانگ کر حاصل نہیں ہوتا
کبھی وُہ حال سے کنگال کے غافل نہیں ہوتا

ہے پَرم پتا پرماتما۔ اِن غریب کنگالوں کی دَشا کو نہارو۔ ہے پربھو اس چِنتا ساگر سے ڈوبتے کو تارو۔

(گانا)

ندیوں کے سمدھر کل کل میں۔ لہروں کے بھی اَننت اِستھل میں تیرا ہی شبد سُنا۔ تجھ کو ہی بیٹھا پایا۔ پُشپوں کی سُندر کلیوں میں، جیون کی سونی گلیوں میں، سُگندھ ملی تیری ہی تو نے ہی رُوپ دکھایا۔ من مندر کے دُوار بھاگ سے اور رِنج کومل سُراگ سے۔ مات پِتا جان تجھے تیرا ہی گُن گایا۔
جھرنے کے جھر جھر ناپ میں۔ دِن کے اُجّول پربھات میں تیرا سُر اور سے تیری تیرا انگو ہی اپن پایا۔
ہے پربھو۔ کرو۔ اب دیا۔

(کپل کے ایک سِرے پر شترُوں کا وڑ لیئے کھڑا ہے۔ کپل کا گھوم کر تینوں کو اُس پار لے جانا۔ عجیب و غریب ٹرانسفر)

ایکٹ دُوسرا سین تیسرا

نظارہ

شِو جی کا مندر

بھُوت ناتھ اور اُس کا چیلہ پربت ناتھ
دونوں باتیں کرتے ہُوئے
داخل ہوتے
ہیں)

بھُوت ناتھ - بم بولے ناتھ۔ لاکوئی عقل کا اندھا۔ اور گانٹھ کا پُورا۔ جو مِل جائے کبھی اور پُورا۔ بیٹا آج خوب رگڑو بھانگ اور دھتورہ نشہ نہ رہے ادھورا۔ بم بولے ناتھ۔

پربت ناتھ - بہت خوب مہاراج۔ مگر گوروجی ایک بات بتلائیے؟

بھوت - کہو بیٹا

پربت - آپ جو یہ گنڈے۔ تعویذ جنتر منتر لوگوں کو دِیا کرتے ہیں۔ یہ سچے ہوتے ہیں یا جھوٹے۔

بھُوت - بم بولے ناتھ۔ بیٹا یہ ماما شیو جانے یا شنبھو۔ تم ابھی بچے ہو عقل کے کچے ہو۔ جب ہماری گاڑی سورگ لوک کے مال گودام کو روانہ ہو گی۔ تو یہ ٹکٹ تجھ کو دے جائیں گے۔ بم بولے ناتھ۔

پربت - اور آپ جو راکھ کی چٹکی سے عورت باندیوں کو بیٹا بیٹی دے دیتے ہیں۔ یہ کیا بھید ہے؟

بھوت - بم بولے ناتھ - (سوگت) یا جی ہمارا بول ہی کھولنا چاہتا ہے (پرگٹ) بیٹا یہ بھید بھی شنبھو جانے یا شنبھو - اور یہ چلکی کی کرامات بھی شنبھو جانے یا شنبھو - بم بولے ناتھ -

پریت - گرو دیو - یہ تو بڑے کار آمد چٹکلے ہیں - جس کو یاد ہوں - وہ بیٹھا مال مالیدہ کھائے - مگر آپ نے جو مجھے چیلا بنایا - پر موٹا کیا گھر بار چھڑا یا رات دِن اپنی سیوا میں لگایا - ایک آدھی تو ایسی وِدیا مجھے بھی بتلا دیجئے - جس سے میں بھی آپ کے بعد حلوہ پوری اُڑاتا رہوں اور گورو کے گُن گاتا رہوں

بھوت - بم بولے ناتھ - بیٹا بعد کی باتیں شنبھو جانے یا شنبھو - ابھی تو تم کو سب کچھ مل رہا ہے - فکر ہی کیا ہے - ہماری سیوا کرتے جاؤ - اور پیٹ پوجا کرتے جاؤ - بم بولے ناتھ

پریت - اچھا تو سادھونا کی ہی کچھ چھوٹی موٹی کلا بتلا دیجئے -

بھوت - سُن بیٹا! سب سے بڑی کلا -

(گانا)

مکّر کرے سو شنکر کھائے مول نہ خرچ جانا
بھولا بھالا پھنس جائے تو اُس کو اُسے بنانا
شنبھو شنبھو بھولے بابا
بگلا بن کر بیٹھ کنارے مچھلی کو جھٹکانا
آنکھیں بیچ سمادھی لائے ڈھونگی خوب رچانا
شنبھو شنبھو بھولے بابا
بوندی پیڑے لڈّو کھا کر دیہی پشٹ بنانا
بھوگ سے ناری کو دے بالک ہنر سبھی بہانا
شنبھو شنبھو بھولے بابا

دُور سے دیکھے شردھا تُو کو کرکے سادُھو بانا
رنبیُو شنبھُو کا نام اُچارے بن کر ٹھگ بسانا
رنبیُو شنبھُو بھولے بابا

گُورو بنے تو ناری کا ہی گرہتے مال اُڑانا
مردوں سے تو بچکہ رہنا اُلٹا آج زمانہ
شنبو شنبھو بھولے بابا

جو کوئی لائے بھینٹ پریم کی بہلے ناہ کرجانا
کرے خوشامد اور منت جب پھر تھوڑا سا کھانا
شنبو شنبھُو بھولے بابا

جٹا جُوٹ نقلی کر دھارن عطر پھلیل لگانا
پڑدے بیس لے جا کر ناری کو گُرو منتر سکھانا
رشیو شنبھُو بھولے بابا

مال ہضم ہو جائے جس سے بھانگ دھتُورا کھانا
سوا ہاتھ کی چلم اُٹھا کر چنڈو جوت جگانا
شنیو شنبھُو بھولے بابا

اِک چلم اک لمبا چمٹا ہردم الکھ جگانا
لمبی کفنی بھگوے کپڑے ہیے نیم پرانا
شنبو شنبھُو بھولے بابا

پربیت۔ کیا گورو مہاراج۔ ایک سادھو کے یہی نیم ہیں؟
بھُوت۔ بم بولے ناتھ۔ یہی سادھونا کی پہلی سیڑھی ہے۔ جو منشوں کو قابو میں کرنے کا گُر جانا جاتا ہے۔ وہی اسی ابھیاس سے بھگوان کو بھی بس میں لاتا ہے۔ اور سنسار کا اُپکار کرتے ہوئے بیدھا شورگ پوری میں پارسل ہو جاتا ہے۔ بم بولے ناتھ۔

پاربیت - لوگ کہتے ہیں - بھگتی کٹھن ہے - اس میں تو کوئی جوکھوں کا کام نہیں -

بھوت - مگر ہوشیاری کا کام ہے - بم بولے ناتھ - ذرا ہوشیاری سے چوک جائے - تو سادھو پنے کا سارا بیش مارا جاتا ہے - بچہ پھر کون حلوہ پوری کھلاتا ہے - بم بولے ناتھ -

پربیت - ہوشیاری کیا عیاری ہے عیاری

بھوت - اور ذرا سی درکار ہے مکاری - بم بولے ناتھ - اور آج کل تو بیٹا گورو بنا چیلے کا اور چیلے بنا گورو کا بھی کام نہیں چلتا ایک گورو ہو - اور ایک چیلا - تو پھر ہے جیون کا بیڑا - بم بولے ناتھ -

پربیت - وہ کیونکر مہاراج ؟

بھوت - گورو تو اپنے آشرم پر شہر سے باہر دھوفی رمائے - اور چیلہ شہر میں جا کر گورو کی گوربائی لوگوں میں مشہور کرائے - سب کو یہی نبلائے - کہ ہمارے گورو جی نہ کھاتے ہیں - نہ پینے ہیں - اور دو ٹانگ سے خالی خولی جینے ہیں - روگ کو چٹکی سے اُڑاتے ہیں - بال بچہ دھاتا کی ٹکسال سے باندھ کر لاتے ہیں - بے اولادوں کو اولاد دیتے ہیں - ناامیدوں کو سپھلتا کا پرشاد دیتے ہیں - بم بولے ناتھ -

پربیت - اِس میں تو آجکل آپ کا نام ہو رہا ہے -

بھوت - دیکھو بیٹا - ابھی اس شہر میں اچھی طرح سکہ نہیں جما - اب میں چالیسہ پورا کرنے والا ہوں - اپنی گپھا میں بیٹھ جاؤں گا - تم خوب مال مالیدہ تیار کر کے آدھی رات کے سمے گورو کو بھوجن پہنچایا کرو اور جو اِستری آئے -

پربھت - اِستری -
بھبھوت - ارے مورکھ - اِستری ارتھات عورت آئے - تو اس کو گورو درشن کے لئے رات کے دس بجے یا پربھات کے چار بجے کا وقت بتلایا کرو - بم بولے ناتھ -
پربھت - بہت خوب -
بھبھوت - گوروجی - وہ کون آئی ہے -
پربھت - وہی ہے بیٹا ناری - ارتھات عورت - ارتھات کام دیوی - سُنو میں تو تمبو تنبھجو کے پچھروں بیں سماچھی لگاتا ہوں تم اُس کو گورو کی شرن بیں لانا - جو پریم پرشاد لائی ہو - اُس کو میرے پاس سے دُور رکھنا - اور بتلانا - کہ گورو مہاراج تو رات دن بیں سوائے ایک دانہ جَو کے اور ایک گھونٹ پانی کے کچھ نہیں کھاتے پیتے - بم بولے ناتھ یاد رکھنا -
پربھت - بالکل یاد رکھوں گا -

(بھبھوت ناتھ کا سماوھی لگانا - مشکی کا مٹھائی کا تھال لئے داخل ہونا)

مشکی - جے ہو - گورو مہاراج کی جے ہو -
پربھت - بس مائی دُور رہنا - کہیں گوروجی کو مایا روپی وِرگندھی کی باس نہ چڑھ جائے - اور سماوھی چلائمان نہ ہو جائے - کارن کہ بھگتی مایا سے پرے ہے -
مشکی - یہ تو پریم پرشاد ہے
پربھت - مال کا سادھو کو کیا خیال - وہیں پر رکھ دو - کتّیاں آئیں گی تو کھائیں گی - یا کوئی اتھتی آئے گا - تو اُس کے کام آئیگا -
بھبھوت - (سوگت) بم بولے ناتھ -

پربیت - گورو مہاراج اب سمادھی سے آنکھیں کھولنے ہی والے ہیں۔ آج چالیس دن پورے ہوتے ہیں -

بھوت (سوگت) بم بولے ناتھ - چیلا پاس ہے۔ سب کام راس ہے

پربیت - دیکھو مائی وہ آنکھ کھلی - تم قسمت کی بلی ہو - نہیں تو شردھالو بھگت بیٹھے بیٹھے سوکھ جاتے ہیں - یا نراش ہو کر چلے جاتے ہیں

بھوت - (پرگٹ) بم بولے ناتھ -

پربیت - وہ آنکھ کھلی -

بھوت - کون ہے بیٹا پربیت ناتھ -

پربیت - گورو جی یہ کوئی بھکتنی ہے -

بھوت - بم بولے ناتھ - کیا چاہتی ہے ؟

بھگتی - گورو جی نویدن کرنے آئی ہوں - شردھا بھبھوت کو ہردے پاتر میں رکھ کر لائی ہوں -

بھوت - بم بولے ناتھ - بچہ پربیت ناتھ - آج تو اشٹ دیو کے لئے دھوپ دیپ نہیں - جاؤ شہر سے لے کر آؤ - جلدی جاؤ بچہ

پربیت - گورو مہاراج دام ؟

بھوت - جاؤ - جب تم سامگری خرید کرو گے - تو گورو کی کرپا سے جھولی میں سے چھنا چھن پیسے نکل آئیں گے - بم بولے ناتھ - دیکھو مگر اس سے پہلے جھولی میں ہاتھ نہ ڈالنا -

(بھوت ناتھ جھولی پربیت ناتھ کو دیتا ہے - جس میں بڑی ہوشیاری کے ساتھ پہلے سے چند پیسے دھر رکھے ہیں)

پربیت - جے ہو - گورو کی (جاکر کچھ لوٹ آتا) - ادھر بھی پریم پرشاد دو

بھوت - اس کو دونوں بچے گپھا میں رکھدو - شام کو کتنی ہی آئیں گی - تو

کھائیں گی۔

پربیت - جو آگیا - گورو مہاراج کی - دگیا)

بھوت - کہو بھگنتی تمہاری کیا اِچھا ہے۔

مٹکی - گورو مہاراج میرا پتی میرے اور ماں باپ کے بس میں نہیں رہنا

جوبنیاؤں کے ہاں بھرتا ہے۔

بھوت - بم بولے ناتھ شاستر کا پرمان ہے - کہ سانپ کو دودھ نہ پلائیے

جیسے کو تیسا بن کر پیش آئیے - بم بولے ناتھ۔

مٹکی - آپ کی دیا دِرِشٹی ہو - تو کچھ نہ کچھ اُپائے ہو جائیگا۔

بھوت - اُپائے اِس کا یہی ہے - کہ وہ دوسری استریوں کی چاہنا کرتا

ہے اُس کی استری بھی دوسروں کی چاہنا کرے - یہی نسخہ کارگر اور

آسان ہے - یہی شاستر کا پرمان ہے - بم بولے ناتھ۔

مٹکی - کوئی جنتر منتر دے دو - تو آپ کی اَنیت کرپا ہو۔

بھوت - جنتر منتر تو دیوی بڑی سیوا کرنے سے ملتا ہے - جو کوئی ہماری

پریکشا میں پورا اُتر آئے - وہ ہی جنتر منتر لینے کا ادھیکاری ہے -

یہی نیتی ہماری ہے - بم بولے ناتھ۔

مٹکی - پریکشا جو آپ کی اِچھا ہو کر سکتے ہو۔

بھوت - تو شاستر میں لکھا ہے - کہ جیو اور برہم کا میل تب ہی ہوتا ہے -

جب پرکرتی کا پردہ بیچ میں سے ہٹ جائے - اِس لئے اِس انیشر

(فانی) شریر کو آتما سے نیارا جان کر اُس کے مان اپمان کا خیال

نہ کرتے ہوئے اُس کو گورو کی دیا اگن میں بھسم کر دے - اور آپ

نرلیپ آتما ہو کر گورو روپی برہم میں لین ہو جائے۔

مٹکی - گورو یہ تو بڑا گوڑھ ہے - مجھ موڑھ ناری میں اس کو سمجھنے کی

متی کہاں؟

بھوت - تو در شٹا نت سنو - تمہارا شریر پراکرت ہے - آتما نرلیپ ہے آتما کو برہم سے ملانا ہو تو پراکرت شریر کو گورو کے حوالے کر دو - گورو اُس کا اُچت پریوگ کر کے دوئی کا پردہ پھاڑ دے گا - پھر نرلیپ آتما اُس مہان آتما کو بھینٹ کر لیگا - اُتم پدوی ملے گی - اِچھا پورن ہو گی - بم بولے ناتھ -

مٹکی - مہاراج یہ بھی شاستر میں کہا ہے - کہ استری بنا پتی کے اور سب سے شریر کا پردہ کرے -

بھوت - ساتھ یہ بھی لکھا ہے - کہ گورو کے بنا سب سے کارن کہ پتی با یہ پدارتھ کا و اتا ہے - اور گورو موکش کا

(دوہے)

۵

گورو سے جو پردہ کرے ایک کہاں سے ہوئے
ایک ہوئے بن جگت میں کون پاپ کو کھوئے
گورو کے آرپن سب کرے تن من دھن اور دھام
کرپا کریں گورو دیو جب سپھل تبھی ہو کام

مٹکی - مہاراج پتی کو جو بھگوان کہا ہے -

بھوت - اور یہ بھی پرمان کہا ہے - کہ اصلی پتی کون ہے جو سنسار موہ کے بندھن سے چھڑا کر پرم آنند دیتا ہے - جب ہم چیلوں پر کرپا کر کے اُن کے آتما سے پراکرت شریر کا پردہ دور کرتے ہیں - اور پرم آنند دکھاتے ہیں - تو اُسی وقت سچے پتی پرماتما کے درشن ارتھ سورگ کے دوار اُس پر کھل جاتے ہیں - بم بولے ناتھ -

مٹکی - اس سے پتی بھی بس میں ہو جاتے ہیں -

بھوت - پتی کیا جگت پتی بھی بس میں ہو جائے گا - گورو کو پرسن کرو -

اور موکش کا سادھن کرو۔

منگلی۔ ہیں تو آپ کی ہوں۔

بھوت۔ تو آپ سے پاپ کا میل نہیں۔ ہم بھی مایا روپ سے آپ کو درشن دیں گے۔ (نقلی بانوں کی جٹا کو دور کرنا۔ نیچے خوبصورت بالوں کا نظر آنا۔) ہم اپنے تپوبل سے تمہیں تینوں سروپ میں مایا کی لیلا دکھلا کر رمن کریں گے۔ اور پریم آنند سے جیت پرسن کریں گے۔ ہم بولے ناتھ۔

(گانا)

(دونوں کا مشترکہ)

بھوت۔ آؤ پیاری بھوت ناتھ واری ہے تمہاری
گھونگھٹ نہ ہم سے کرو گورو رکہ پا دھاری
پاتک سب چھوٹ جائیں
بندھن سب ٹوٹ جائیں
جب ہو گورو دیاری

منگلی۔ گورو کو رجھاؤں گی
سیدھی پھل پاؤں گی
سیوا میں بھینٹ کروں عزت یہ ساری۔
آؤ پیاری۔

بھوت۔
شش جیو گورو برہم ہے جیو برہم کا میل
جب ہی ہوت ہے پریہ گورو کریں بھوگ کا کھیل
بات نہ رہے کوئی بھی نیاری
ہے کرپا ہماری

آؤ کرو ہو گے آ بھئے ہم سے دِلداری
مٹکی - جوبن پھلواری کیسی پیاری پیاری
لُوٹی بہار گورو دیو بھٹّا دھاری -

ایکٹ دُوسرا سین چوتھا
نظارہ

نربدا آشرم

(شر ون کمار کی اِستری نربدا - شروَن کے
لے کر دیئے ہوئے کرایہ کے مکان
میں رہتی ہے - پتی کے وِیوگ
میں نربدا کا گاتے ہوئے
دِکھائی دینا)

(گانا)

(نربدا کا)

سوامی بِن پریت ریت سب دُکھی
کون جانے میرے جی کی - سوامی بِن پریت
پیا بدیش دیش میں ہمری کیا گتی ہوگی پڑھنا
سب نشنگار اگن سم لاگیں - تن مَن کی کچھ سُدھ نا - آس نہ رہی
کِسی کی - سوامی بِن پریت
سب بے کار سواد سمبندھی بھوجن بھوگ جیون کے سوانس جابت

جتنے بھی نِشدن ہیں سب روگ جیون کے
سوامی بن پربت رِبیت سب رُدوکھی

زبانی - بہت اچھا - پران ناتھ - ہمیں بیٹھ کر تمہارا سمرن کروں گی - اور نِش دِن پرماتما سے بِنتی کروں گی - کہ تم سپھل کاریہ ہوکر ایودھیا میں لوٹ کر آؤ گے - میں تمہیں دیکھوں - ماتا پتا کے نین کنول کھلے ہوئے دیکھوں - سوامی میرا جنم دھن ہے - جو مجھے ایسا پتروبھگت پتی پراپت ہوا - تم مجھے اپنے ساتھ لے کر نہ گئے - تمہارا میرا ساتھ جانا تمہاری پِتروسیوا میں بادھا تھا - ساتھ نہ جانے کا شکوہ بھی ہے - اور نہیں بھی ہے

ہوں ہمت بستہ عالم تصویر کی طرح
گویا ہوں اور خاموش ہوں زنجیر کی طرح
جس حال میں رکھو گے اُسی حال میں خوش ہوں
تم ہی میری دولت ہو اسی حال میں خوش ہوں

رنگیلا کی داخل ہونا

رنگیلا - کیوں نربدا کیسے گذرتی ہے؟
نربدا - ہے

جس حالت میں رکھے سوامی اُسی حالت میں رہنا ہے
پتی سمرن پتی پرائن نربدا کا اک انمول گہنا ہے

رنگیلا - واہ اچھے پتی کا سمرن کرتی ہو - جو گھر بار باغ باغیچے زمین پھلواڑی کا سب آسرا توڑ گیا - اور تجھے مفلس اور تنگدستی کے رحم پر چھوڑ گیا -

نربدا - وہ سب اُن کی اپنی چیز تھی - اور اپنی چیز کو رکھنے یا لٹانے کا اُن کو پورن ادھیکار ہے - مجھے یاد دھنیا کو اس پر انگلی اُٹھانے

کا کیا اختیار ہے؟

رنگیلا۔ لیکن مجھے تمہاری اس ہیں اور دین اوسخفا پر ترس آتا ہے۔

نربدا۔ میں آپ کا انوگرہ (احسان) مانتی ہوں۔

رنگیلا۔ اور اس ہمدردی کا ثبوت میں اس طرح دینا چاہتا ہوں۔ کہ تجھے کھانے پینے سے تنگ نہ رکھوں۔ پہننے اور اوڑھنے سے تیری مدد کروں اور تجھے پورن سکھ اور آنند دینے کا پربندھ کروں

نربدا۔ میری خبر لینے والا بھگوان ہے۔

رنگیلا۔ میرا بھی فرض ہے۔ اور سچی ہمدردی کی یہی پہچان ہے۔

نربدا۔ لیکن تمہاری امداد کے اندر مجھے ایک خوفناک زہر کا مواد بھرا ہوا نظر آتا ہے۔ اس لئے میں تمہاری کسی پرکار کی سہائتا (امداد) لینے سے افسوس کے ساتھ انکار کرتی ہوں۔

رنگیلا۔ نربدا نربدا۔ تمہارا یہ سلوک انسانیت کے خلاف ہے۔

نربدا۔ کارن کہ میرا دل صاف ہے۔

رنگیلا۔ ڈر ہے کہ مصیبت سے تنگ آکر تم آتم گھات نہ کر لو۔

نربدا۔ یہ میرے ذاتی وچار کی بات ہے۔ جس کے لئے میں اکیلی خود ذمہ دار ہوں

رنگیلا۔ لیکن میں ہر طرح سے تیار ہوں

نربدا۔ اور میں بھی کامی پرشوں کے ہتھکنڈے سمجھنے میں ہوشیار ہوں

رنگیلا۔ تم سمجھتی ہو۔ اٹھ سٹھ تیرتھ کی یاترا آسان ہے؟

نربدا۔ اُن کی امداد پر سروشکتیمان ہے۔

رنگیلا۔ یہ وہم و گمان ہے۔ اس یاترا سے زندہ لوٹ کر آنا اور ناممکن کو ممکن بنا دینا یکساں ہے۔

نربدا- کچھ بھی ہو- میں کسی بھی انسانی سہایتا کی طلبگار نہیں
رنگیلا- دیکھو اس اُلمیہ جیون اور اُٹھتی جوانی کی قدر کرو-
نربدا- یعنی؟
رنگیلا- یعنی میرے پاس رہو- میں نسرون سے تم کو زیادہ آرام دوں گا
وہ محض داسی سمجھ کر رکھتا تھا- میں دیوی جان کر پوجوں گا- اس کا
رشتہ ختم ہو گیا- میں سورگ میں بھی ساتھ دوں گا
نربدا- میں تمہیں ایک ذلیل کمینے اور ناپاک کتے سے زیادہ درجہ
نہیں دے سکتی- جو پرائی استریوں کو بے بس اور بے کس دیکھ کر
اس طرح کام اور وشنے کا جال پھیلاتا ہو- تم پاپی ہو- اور پاپی
اس یوگ ہے- کہ ہر ممکن سزا اور ہر ممکن نفرت کے سلوک
کا مستحق سمجھا جائے- میں تمہیں سوامی کے چرنوں کی دھول سے
بھی حقیر سمجھتی ہوں- اُسے بھگوان کی مورت اور تمہیں شیطان
کی تصویر سمجھتی ہوں ؎

وہ دیو ہے اور تم راکشش ہو وہ عزت اور تم ذلت ہو
تم نرک ہو اور وہ بیکنٹھ ہے وہ عصمت اور تم تہمت ہو
وہ رنک ہے تو دھناڈھ ہے تو جنیا ہے وہ دھرم کی دولت ہے
جو کچھ ہے وہ میرا ہے تم کچھ بھی ہو بس نفرت ہو-

رنگیلا- ایسا دھیان ہے-
نربدا- ہاں اس میں سرو کلیان ہے-
رنگیلا- کیا تم سمجھتی ہو- کہ میرے ہتھکنڈوں سے بچ جاؤ گی؟
نربدا- اور تم سمجھتے ہو- کہ میری کرودھ اگنی کی لپٹوں سے بچ جاؤ گے
؎

رہینے میں تیرے دل جو ہے مکاری کی طرح

گردن تیری ہی کاٹے گا تلوار کی طرح
جاؤ ستی کا شاپ ہے بھگتوگے جنم تک
پھوٹیگا پاپ کوڑھ کے آزار کی طرح
(بدن پر سفید رنگ کا کوڑھ نمودار ہونا)

رنگیلا - کیا سچ مچ کوڑھ سا ہوگیا

نربدا - ہاں یہ ساکھشات پاپ کے درشن ہیں۔ دھرم کے گلا کاٹنے کا پرتکش پرمان ہے۔ دیکھو غور سے دیکھو اور بھگتو

ستی کے پاس ہے نسخہ ڈبونے تار دینے کا
نتیجہ ہے پتی برتا کو یہ آزار دینے کا

رنگیلا - ارے اس کو میں ابھی اریٹھوں کے پانی سے دھوڈالونگا مگر تیرا پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔

(جانا)

نربدا - تو اپنے پاپ کرم سے آپ ہی مرجائیگا

تیرے سے جو بھی دھرم اور ایمان سے گئے
کھا کھا کے ٹھوکریں یونہی سب جان سے گئے

(سوچ کر) ہاں یہ پاپی واقعی میرا پیچھا نہ چھوڑیگا۔ کارن کہ پاپشٹ سب کچھ چھوٹ جانے پر بھی پاپ کا تیاگ نہیں کرتا۔ آج اس زمانے میں ستی استری کے رہتے دھرم بچانا مشکل ہے۔ ہر طرف پاپ کا وکار منہ کھولے کھڑا ہے۔ چاروں طرف مکار اور فریبی دنیا کی کام اگن کے شعلے پتی برتاؤں کا ستیو جلانے پر جوت ہو رہے ہیں۔ یکتی سے اپنا دھرم بچانا ہی کرتویہ ہے۔ بس سوامی کی تلاش میں جاؤں۔ اُن کے چرنوں کے درشن پاؤں یا یونہی ٹھوکریں کھا کر اس پاپ مے آسار سنسار کے بندھن سے چھوٹ جاؤں

گانا

(نربدا کا)

پاپیوں سے بھرا زمانہ ہے - بس تُو ہی جانا ہے -
ناری پر تیرا سب جانیں - ناریا کو سب ٹھگنی مانیں - لیکن نرخود

دیوانہ ہے - پاپیوں سے -
نر یا کہے میں پتی برت دھاروں -
کامی کہے میں لاج اُتاروں -
ایسے میں کہاں ٹھکانا ہے - پاپیوں سے -
پتی نے چھوٹے پتنی کو تیاگے -
سب ودھی پاپ تریا کو لاگے
نر کا اس میں کیا جانا ہے پاپیوں سے
دکھیا ناری نہیں دُکھ کھولے
لاکھ بیت پر نہیں کچھ بولے
اس پر بھی پشو وت جانا ہے - پاپیوں سے
سب ادھیکار نر اپنے مانے
ناری کو وِشئے ہت جانے
نج سوارتھ کو نرمانا ہے - پاپیوں سے
ایک مرے دوجی کو کر لے
بھوگ سکھوں سے جی کو بھر لے -
ناری کا ایک ٹھکانا ہے -
پاپیوں سے

ایکٹ دُوسرا سین پانچواں

نظارہ

شیوجی کا مندر
بھوت ناتھ کا آشرم

بھُوت ۔ ابے او پریت ناتھ کے بچے ۔ عقل کے کچے ۔ بیوقوف کے چچے

گورو کا بھید ہے دُوجے کو دینا

سر پر پاپ کا بوجھ رکھ لینا

جا ہمارا انشاپ ہے ۔ کہ نرک میں جائے گا ۔ اور گورو کے اپمان کی سزا پائے گا ۔ بم بولے ناتھ ۔

پریت ۔ گورو جی یہ کون سی گوریائی ہے ۔ جو تم نے جگت میں پھیلائی ہے کھجور سے گرے ۔ اور جھاڑ میں اٹکے ۔ یہ تو ہیں سب جال کپٹ کے بیچاری بھولی بھالی استریوں کو پھنسایا ۔ اور بھگوان کے کرودھ کا کچھ بھی وچار نہ کیا ۔ کیا جاتی (قوم) تم کو اس لیئے مال ملیدہ کھلاتی ہے ۔ کہ تم اُن کی بہو بیٹیوں کا دھرم نشٹ کرو ۔ دھرم پرچار سے شُدھ کرنے کی بجائے ۔ اُن کی آتماؤں کو بھرشٹ کرو ۔

بھُوت ۔ اُلّو کے پٹھے ۔ مرم شیو جانے نہ شنبھو ۔ تو نالائق چیلا ہے ۔ چل تیرا تیاگ کرتا ہوں ۔

پریت ۔ تجھ جیسے کپٹی گورو سے آشا ہی کیا تھی ۔ ارے لمپٹ گورو کیا تو نے مجھ بالک کو اس لیئے اُکسا بہکا کر سر منڈوایا ۔ گیروا

لباس پہنایا۔ مجھے ماتا پتا اور پیارے گھر سے چھڑایا۔ دِھکّار ہے
تیرے جیسے گوروؤں کو دِھکّار ہے۔ تیرے جیسے پاپنِشٹ کپٹی
سادھوؤں کو۔ سہ

یہ جٹا نہیں ہے کپٹ جال ہے لوگوں کو بہکانے کا
یہ سادھو وستر نہیں بھگوے دھوکا ہے ٹکڑے کھانے کا
تم جیسوں نے ہی بھارت کی جاتی کا ستیاناس کیا
میرے جیسے کتنوں کا ہی تم نے جیون نر اس کیا

بھوت - ارے بکواسی - نالائق - کم بخت شاپ سے اندھا ہو جائیگا
پریت - ارے تو تو ہی اپنے شاپ سے بھسم ہو جائیگا - تیرا پاپ تجھ
ہی کو کھائے گا۔ تو جو میرے پاؤں تک اوگنوں سے بھرپور ہے۔
مجھے شاپ سے کیا ڈرائے گا۔ تمہارے جیسے سوار تھی کپٹی
اور جاتی گھاتک سادھوؤں کا شاپ تمہارے جیسے کی گردن
ہی کو کاٹتا ہے۔ پاپی گورو تو نے میرے جنم کو اکارتھ کیا۔ میرے
پڑھنے لکھنے اور ودیا لابھ کرنے کے کال کو ویرتھ کر کے مجھے
بھارت کی چھاتی پر ایک مفت کھانے والی ہستی کا بھار بنایا
میرے منش جنم کو بیکار بنایا۔ ایشور تیرا ستیاناس کرے۔

بھوت - نہیں مانے گا۔ تو گلا گھونٹ کر اس گپھا میں جلنا کرونگا
پریت - تو میرا گلا کیا گھونٹے گا۔ بدی سنسار میں نیائے کسی وستو
کا نام ہے۔ کوئی پراکرت پربھا (قانون) تمہارے جیسے انیائی
سادھوؤں کو سزا دینے کے لئے دنیا میں گپت رہتی ہے۔
پرچلت ہے۔ تو مجھے تمیں ہی اس میں بند ہو اؤں گا۔ یدی دنیاوی
قانون خاموش رہا - تو اس معصوم اس جیون کی پکار پرم پتا
کے دربار میں پہنچا کر تجھے وہاں سے سزا دلاؤں گا۔

(جانا پریت ناتھ کا)

پورنیت - (پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے) - میں کہاں جاؤں گا کہاں؟ کسی اناتھ شالا میں - اور اناتھ شالا کے کرمچاریوں کی سہائتا سے اس ممنت خوروں کے سر پر اجکیہ نیم کا منتر چلاؤں گا - اور نت پشچات ودیا گرہن کر کے بھارت کے ان کپٹی ممنت خوروں کا کھنڈن کرنے کے لیے اُپدیشک کی پدوی پاؤں گا - (جانا)

بھوت - چلو - ایک بلا ٹلی - اب ہم بدرے ناتھ کا نام لے کر اور شکی کو ساتھ لے کر تین چار پانچ ہو جاؤں - اس کپٹی چیلے نے اس نگر میں ہمارا مان گھٹا دیا - چلو چاروں چک جاگیر ہے - اور ہد پر تقدیر ہے - جہاں جاؤں وہیں دھونی اور مال ملیدہ ہے - کسی کی کچھ نہیں چلنی - جب تک پرماتما سیدھا ہے - آ گئی - شکی بھی آ گئی - بم بدرے ناتھ -

(شکی کا داخل ہونا)

بم بدرے ناتھ - نام خوب چن کر رکھا - جس نے رکھا - تمہارا مٹک مٹک کر چلنا دیکھ کر تمہارا - اور ہنس بھی اپنی چال بسارا - بم بدرے ناتھ - اور یہ کیا لائی ہو دیوی -

شکی - بھگت پرشاد - آپ کے لئے کچھ میٹھا بھوجن -

بھوت - پیاری اب کھانے پینے کا کام پھر ہوگا - جس گھر میں سانپ کا ڈر ہو - وہاں نہیں رہنا - یہی شاستر کا پرمان ہے -

شکی - وہ کیسے گورو جی؟

بھوت - ہماری تمہاری بات کو اس نالائق چیلے پریت ناتھ نے جان لیا - میں نے بس اس کے سیدھا کرنے کو ہاتھ میں لٹھ تان لیا - وہ یہ کہتے ہوئے بھاگا - کہ پرماتما کے تو تم خاص سالے ہو -

مگر قانون سے پکڑا جاؤں گا - اور واقعی پیاری - پرماتما کی طرف سے
تو بے فکر ہیں - ہم - بس راجیہ قانون کا ہے غم

مٹکی - تو آپ نے کیا تجویز لڑائی ہے ؟

بھوت - یہاں سے چل دینے میں بھلائی ہے -

مٹکی - تو ٹھہرو - میں اپنے اُلبیہ وستر اور بھوشن لے آؤں

بھوت - وستروں کی کیا کمی ہے - بھوشن ہوں - تو وستر ہزار

مٹکی - گوروجی جو آپ کی مرضی وہ میری - داسی تو تم پر بلہار ہے -

بھوت - (سوگند) یہ سب تمہارے لوگوں کے لڈو پیڑوں کا چمتکار ہے (پرگٹ) ہم بولے نا ٹھیک - گوروجی تم پر ریتا ہے

(گانا)

(مشترکہ دونوں کا)

بھوت - دونوں مزے اُڑائیں گے - اُڑائیں گے سنسار کے سنسار
کے دونوں

مٹکی - واری واری جاؤں جٹا والے - دلدار کے - سنسار کے
دونوں -

بھوت - آؤ پیاری بھینٹ کر دل بجاؤ اور پریم سے
پوجا شردوں نشدن دیوی بنا کے ہم سے
سنسار -

مٹکی - ابرو کی دھار پر میں ڈالوں دل کو وار کے
شردھا سے سیکھوں گی گورو سے گُر پیار کے
سنسار کے

بھوت - دیکھو وچن جھوٹے نہ جائیں اقرار کے
سنسار کے -

(باہمی دونوں کا کاناپھوسی کرنا۔ پریت ناتھ کا پولیس کو لانا اور دکھانا)

پریت۔ دیکھو گرو مہاراج پربھو کی پوتھی پڑھا رہے ہیں۔ جس جاتی کا ان دھن کھا رہے ہیں۔ اسی کی جڑوں پر کلہاڑا چلا رہے ہیں۔

کوتوال۔ کرو۔ گرفتار دونوں کو۔ بڑھاؤ ہاتھ

پریت۔ ہم بدلے ناتھ۔ گرو۔ یہ بھید کون جانے۔ شیو جانے یا شمبھو

(سپاہیوں کا پکڑنا)

بھوت۔ ارے فریبی چیلے۔

پریت۔ گرو گھنٹال بہت کھیل کھیلے۔ بہت ڈنڈ بیلے۔ اب جٹا کو بغل میں دے لے۔ کوتوال صاحب ذرا اِس کی جٹا کو کھینچ ڈالئے۔ دیکھو تو پاجی کسی ناٹک والوں کی نقلی داڑھی اور جٹا چرا کر لایا ہے۔

کوتوال۔ ہت تیرے کی۔

بھوت۔ مہاراج آپ مجھے کس جرم میں پکڑتے ہیں۔

کوتوال۔ (جٹا کھینچکر) ایک تو اِس جرم میں۔ اور دوسرے اس (ٹھگی کی طرف اشارہ) جرم میں

پریت۔ کوتوال صاحب جس جرم میں یہ گرفتار ہیں۔ اسکی سزا کیا ہے؟

کوتوال۔ کپٹی سادھو کو پھانسی پر لٹکایا جائے گا۔ اور اِس وبھیچارنی استری کو شہر میں تشہیر کر کے زندہ آگ میں جلایا جائے گا۔

ٹھگی۔ اجی میرا کچھ قصور نہیں۔ یہ سب اِسی کپٹی سادھو کا قصور ہے۔

(جانا سب کا)

پریت۔ (اکیلا) بے شک سارا قصور اِسی جاتی گھاتک فریبی مکّار سادھو کا ہے۔ دیکھو جاتی کے سپوتو۔ دیکھو۔ جن سادھوؤں کی بنا جانچ پڑتال اُن کی لمبی جٹاؤں اور گہری گپھاؤں یکر کی سمادھی

اور گیروے کپڑوں کی آڑ میں اپنی کمائی کھلاتے ہو۔ اور جن کے پاس پیتر اور ٹکہ سمپت لینے کے لئے استریوں کو بٹھاتے ہو۔ دیکھ لو۔ ان کی کرتوت۔ یہ وہی ہے۔ ساکھشات بھوت جو استریوں کو چمٹ جاتے ہیں۔ اور پھر منتر پڑھنے کو آتے ہیں۔ اور بہکائی ہوئی عورتوں کو زبردستی کر کے اڑا لے جاتے ہیں۔ اب بھی پچھتاؤ اندھا دھند وشواش سے باز آؤ۔ کپاتر کو دان دے کر بھارت ورش میں بیکاروں کی گنتی کو نہ بڑھاؤ۔ جاتی انیا چار نہ پھیلاؤ۔

(گانا)

(پریت کا)

ہائے ان سادھو سنتوں نے جو پہر نے بھولے بھالے ہیں۔ جاتی کو گورو بھنگ کرنے کے کیسے ڈھنگ نکالے ہیں۔

جب چھری بغل کی بنکر یہ چرکے نت پھرتی لگانے ہیں

پھر دیش کے سینے کے گھاؤ کب جلدی بھرنے والے ہیں

بہنو اور بیٹیوں کی عزت کا پردہ چاک کرانے کو

ماکھن اور دودھ سے یہ تم نے مشٹنڈے سادھو پالے ہیں

اُس بُری اوستھا کو پہنچی گھر کے بھیدی ہی چور بنے

ہندو جاتی نے اب تک بھی ہائے نہیں ہوش سنبھالے ہیں

کچھ ایک دھرم کے رتن بچے جن سے دھناؤ یہ بھارت تھا

کچھ ہو ہی رہے پر ختم ہی سے ہاتی بھی جانے والے ہیں

یہ سادھو کیتی دکھورت جونت کرم دیش میں کرتے ہیں

کس نے نہیں دیکھ لیا ان کو کس کے نہیں دیکھے بھالے ہیں

اِس پر بھی جاتی سوتی ہے جو پوجی تھی وہ جاتی ہے

بس ذرا دیر ہے ٹھوکر کی ورنہ دل پر سب چھالے ہیں

ہے شنکار کی بُھکتی مالا لے کر جب بیٹھ گئے
ہے آٹھ م نہیں سب سے اچھی ہر تیرتھ اور شوالے ہیں
ان سادھوؤں نے ناری سماج پر لُطف نہیں پھیرا خالی
مجھ سے نیچے ساکنی جاتی کے بیکار خراب کر ڈالے ہیں

ایکٹ دوسرا سین چھٹا

نظارہ

گنگا - تٹ - تربینی

(ودیا ونشانتنو رشی وسوبھاگیہ وتی
پوجاری لوگوں کی آرتی گنگا کی
کرتے ہوئے دکھائی دینا)

(گانا)

(آرتی)

جے جے بھارت کی شوبھا جے گنگے -
جل ترنگے - جے جے
درشن پاون اتی سہاون
نرمل نیر اتی جل پاون - ساکھشات ساون
جیسے سورگ میں شوبھا - جے گنگے - جل ترنگے
مندمند اتی سگندھت لہریں - بھگتی گیان ترنگوں میں نیریں - انتر
بھیریں (رسپہنیں)
رشی جن جل بندو کی مالا -

شرون ۔ پتاجی یہ اتی پھل دائک مہاتیرتھ سب دُھ دُکھ لانی گنگا تٹ ہے ۔ اسی تٹ پر یہ شنی مُنیوں نے برسوں سمادھی لگائی ۔ ماتا اور پتا جی دونوں اسی تیرتھ نے پائی ۔ اشنان دھیان کر لیجئے ۔ اور تیرتھ کو اپنے شبھ درشن سے کرتارتھ کیجئے ۔

شانتنو ۔ بیٹا ۔ ایسا نہ کہو ۔ ہم تو اس تیرتھ استھان کی چرن دھول بھی نہیں ۔

شرون ۔ میرے تیرتھ آپ ہی ہیں ۔ سب لوگ سمجھتے ہیں کہ گنگا جگت کو پاون کرتی ہے ۔ پرنتو میں سمجھتا ہوں ۔ کہ تمہارے چرن کمل کے سپرش سے گنگا پاون ہوگی ؎

وشنو برہما اور شیو شنکر تری لوکی ناتھ میرے تم ہو
ہو سمپتی ہاتھ کسی کے کچھ سمپتی بس ہاتھ میرے تم ہو
میرے ہو سورگ کے دوار تمہیں میرا آنند سنگھاسن ہو
تیرتھ برت دان تم ہی تم ہو تم ہی مکتی کا سادھن ہو

شانتنو ۔ بیٹا تو بھی تیرتھ پر دیکھو ۔ تو سب لوگ تیرتھ پر کچھ نہ کچھ دان کر رہے ہیں ۔

شرون ۔ پرنتو ان لوگوں کا یہ معمہ میری سمجھ میں نہیں آتا ۔ کہ جیتے جی تو ماتا پتا اور بزرگوں سے مقدمے لڑتے ہیں ۔ اُن کا اپمان کرتے ہیں ۔ اُن کو بڑھاپے میں بھوکے مارتے ہیں ۔ اور مرنے کے بعد اُس کو پنڈ دان کرتے ہیں ۔ کیا یہ دیرگھ دشٹی کو لٹانا نہیں ۔ کیا یہ دنیا کو دکھلا دینے کا بہانہ نہیں ؎

یہ اچھا اپنے ماتا پتا کا مان کرتے ہیں
یہ مانو ایک طرح کا اس طرح احسان کرتے ہیں
ہر دن کی تو اہنیع اُن کی گالی اور جوتوں سے

نہ پہنچنے جی خبر تک لی مرے پروان کرتے ہیں

شانتنو - بیٹا ہمیں تٹ پر لے چلو

(دو ایک پنڈوں کا آنا)

پنڈا نمبر ۱ - اجی ٹھہرو - پہلے گٹھڑی ڈھیلی کرو - کچھ پنڈ دان کا سامان کرو -

" نمبر ۲ - بھگون کچھ لڈو - پیڑہ - برفی - بوندی - جب تک برہم بھوگ نہ ہو - اشنان دھیان اکارتھ ہے -

" نمبر ۳ - مہاراج ... جنم بھر میں ایک ہی بار تو ایسے استھان پر آنا ہوتا ہے - اور پھر آپ کے تو مال کا گھاٹا ہی کیا ہے - لکشمی تو آپ کو سیدھ ہے -

" نمبر ۱ - اور تو بدھ ہے - سنیئے

(گانا)

دو من لڈو چھ من پیڑے نو من برفی لاؤ
پانچ دھڑی نمکین سموسے گرم گرم تلواؤ
دس سیر تحفہ بالوشاہی نقل قند لے آؤ
اور کچوڑی تازہ تازہ گھی میں تر بنواؤ
آلو ساگ گھیا توری کا پانچ سیر رکھواؤ
چٹ پٹ چٹنی دہی بلو کر گاگر میں بھرواؤ
پھر اک تنگ کسے بیچھے پیسہ ایک دلواؤ
تب گنگا کے جل میں تم جو ن ہاتھ ڈالنے پاؤ

نمبر ۲ - یہاں کا یہی دستور ہے

" شانتنو - کیا یہاں بھی سرکاری محصول کا دستور ہے؟

" نمبر ۱ - یہ محصول دھرم کا لگایا ہوا ہے -

شروَن - اور وہ دھرم کس کا بنایا ہُوا ہے؟
پنڈا نمبر ا - بس جو شنکا لائیے - اُس کی یاترا نشپھل -
سب - یہی ہے - دھرم کا بیوپار - اور ہم سب ہیں دھرم کے فوجدار
شروَن - جس کے پاس دان کرنے اور پنڈوں کے کھلانے کو کچھ نہ ہو
" نمبر ا - وہ چِٹھی لکھ جائے -
سب - ٹھیک ہے - ٹکٹ اور انگوٹھا لگا کر چِٹھی لکھ جائے -
" نمبر ا ہمارے بہی کھاتے سے قرض لے کر اپنے نام لکھوائے - اور
کچھ مکان حویلی دوکان وغیرہ آڑ میں کر جائے -
" نمبر ۲ - ہم وصول کر لیں گے -
" نمبر ا - نہیں تو کرے گا ہمارا کوئی برخوردار
سب - ہم سب ہیں دھرم کے فوجدار
" نمبر ا - سُن لیا -
شروَن - بہت اچھا ہے - بیوپار دھرم کی آڑ میں شنکار
" نمبر - لائیے جلدی لائیے - گانٹھ کھولئے - بیٹھ اِشنان کرائیں گے
اور ہم دوکان سے تازہ مال بنوا کر لائیں گے - کہار - ہم سب ہیں
دھرم کے فوجدار -
شروَن - بھیّا - ہم تو تین کپڑوں کے ساتھ تین آدمی -

(گانا)
(شروَن کا)

ہم تو سُوکھے تین	پتے ہیں ہم تو
چاہے کچّا ہمیں چبا لو	چاہے چکّی میں پِسوا لو
چاہے بھاڑ ڈال بھُنوا لو	چاہے شکر پنچ رکھوا لو
پھر بھی سیوا دھرم نبھائیں - ہم تو	

چاہے لڈو سیو بناؤ | پوری کچوڑی بنا کر کھاؤ
خرما بوندیا بنا لٹاؤ | چاہے چنے بھوگ لگاؤ

من میں پکا ٹھان ٹھنے ہیں

ہمیں نہ کوئی پنڈا پیارے | کبھی نہ ہم سے برہمن ہارے
دھرمی ادھر ادھرمی سارے | مالک نوکر گنتی بیچارے

ہم ہیں سب کے سب اپنے ہیں
ہم تو خوب تین چھنے ہیں

(ایک موٹے سے پنڈا نمبر ۴ کا ایک لمبی چھڑی۔ بہی سر پر اٹھائے آنا۔ بہی کو پھینک کر سب کا بھاگ جانا)

پنڈا نمبر ۴۔ بہت تمہارے کی۔ ہماری آسامی پر یہ اتیاچار۔ ہم اکیلے ہیں دھرم کے فوجدار

(دفتروں سے مخاطب ہو کر)

ہم پنڈا ہیں آپ کے جھنڈی چنر آو بش
چھاپ کتاب تو باپ کی مانو و نش ونبش
تس جا رہوں ہمیشہ ہی یہی ہمارا گھاٹ
شہت سماج اشنان کر کیجے پوجا پاٹ
جھنڈا گاڑے گھاٹ پر ڈنڈا ہاتھ منجہار
یہ پنڈا نہیں چھتری تشت کنڈا بچن ہار
ڈاٹ بتاویں گھاٹ کہ نہیں پنڈا یہ بھاٹ
یا تر بن کریں اُچاٹ چٹ بات رہ گ گھٹی کاٹ
تلک و رکھتا ان کرے پر جھوتلک نہ کرو نا کور

نقب کاٹے ہیں ریپن یہ زر جو بھی کٹھور
یہاں بنک منی رنک یہ پنڈا اپنی نشنک
گنگ تیر نہ کلنک کو رہنے لگائے کلنک
یہ منگا گنگا نکٹ نہ لگا رہے بچائے
بھٹکائے بھڑان کے بھجو لبو نہیں بسائے
دشوارتھ پورن کرن سمرتھ چھتری لال
جھگت آرت دش نہ برتھ یہ ویدری کنگال
پانے پربھو گھاٹ پر آئے کرو اشنان
چھتری چھتر دل کے یہ سچیہ ہم کو پنکا پرمان
دوسے وان اشنان کر مان سہت ججمان
ہنگ بیچے ان بھکشن کو نیچے تھوڑا دان

نربانی - ہے چھتری کمار - بس ہم ہی ہیں - اس تیرتھ کے پہرے دار اور دھرم کے اکیلے فوجدار

شروَن - پنڈا جی میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے -

پنڈا - تو تیرتھ پر کیا لے کر آئے ؟

شروَن - (ماں باپ کی طرف اشارہ کر کے) یہی کچھ یہی دولت یہی دُنیا

(گانا)

(شروَن کا)

سارنگ کے من راگ بسے — پتر و بھگتی من مورے
جان پران ان چرنن لاگے — لاگی یہی تن مورے
ایک دھرم ہے اور اک بھگتی — دو نیہ سادھن مورے
ماتا پتا ہیں سکھ کے کارن — سکھ کے سادھن مورے
سب کو ایشور مات پتا ہیں — پوجن ارچن مورے

اورن کو دھن چھین چھین جاوے   یہی آرٹ دھن ہو رہے
ننم جنم نہیں مانت پیتا ہی   ٹھگنا کارن ہو رہے

(سارنگ کے من راگ بسے
دہا دل کا گھرنا - آکاش سے زر کی بارش ہوتی
ہے - پنڈا لوگ جی بھر کر روپے پیسے
سمیٹتے ہیں)

(ٹھیکہ ہو)

ڈراپ

ایکٹ تیسرا سین پہلا

نظارہ

ہمالیہ پربت کی برفانی چوٹیاں
(نربدا کا شروں کی تلاش میں آنا اور گاتے
ہوئے داخل ہونا)

(گانا)

بِنی بھچ لے نار ستی - بِنی بھچ لے
پتی سے ہی گتی پتی پراشن کی
بن پتی نہیں ادھار تیرا ہے ناری
پتی دیوتے جنم کی شوبھا تیری ہے ساری

بن نب نہیں ہو کھشش ملیگا سُن تیرے آرج گھاری
ہے بہ فایا اُسی رسائن کی
پتی سے ہی گتی۔
ہے اُتم بھگتی ایک ہی پتی بھگون کی
ہے نہیں او نسکتا تیاگ کی اور نہ ہی بن کی۔
ہے اچھا برم آنند کی یا اچھا اند آسن کی
کر سبو اپنی سُکھ دائین کی
پتی سے گتی ہے

اُوتم ناری کے لئے ہے بھرتا بھگوان
ادھم ناری ہے جو کرے بن پتی اور دھیان
پتی سے ہی گتی

زبانی۔ میری آنکھیں اُوپر اور نیچے۔ آگے اور پیچھے دُور اور نزدیک سب جگہ دیکھتی ہیں۔ لیکن تجھے نہیں پاتیں۔ آنسوؤں کے قیمتی بند نیر آشا کے سیلاب میں مل مل کر غائب ہو رہے ہیں۔ پریتم ایک ہی دِل ہے۔ اور اُس کی ایک ہی اِبھلاشا ہے۔ اور وہ تیرا درشن ہے۔ اُس انمول رتن کے بغیر میں نردھن ہوں۔ یہی میری زندگی کا مقصد ہے۔ جب میں اُس کو نہیں پاتی۔ اور دیکھتی ہوں۔ کہ تو بے رحمی کے ساتھ اپنے آپ کو چھپاتا ہے۔ اُس وقت میری چیخیں درد انگیز اور میری آہیں پران گھاتک بنجاتی ہیں۔ تیرے لئے بہت جنگلوں کی خاک چھانی۔ کیا سماپت نہیں ہوگی۔ میری ویتھا کی کہانی ہے

پھر اک اور رستہ ہے کہ جس سے آرزو نکلے
وہ گل بے کار ہے کہ نہ رنگ۔ بو نکلے
چھیدے موتی کا سینہ تب وہ زیبائش گلے کی ہو

مزہ اس پریم کا آئے اُسی کو جس نے اپنی جان دیدی ہو
(کام دیو کا پشپ بان لیئے داخل ہونا)

کامدیو۔ سُندری۔ تم کون ہو۔ کہاں جاتی ہو؟

نربدا۔ اچھا روپی کلی اپنے اِشٹ روپی کھوئی ہوئی سُگندھ کی تلاش میں

کامدیو۔ میں تمہارا مطلب سپشٹ نہیں سمجھا۔

نربدا۔ بھگت بھگوان کی تلاش میں جاتا ہے۔ پروانہ مرمٹنے کے لیئے
دیپک کو پا لینا چاہتا ہے

کامدیو۔ ممکن ہے۔ میں بھی تمہاری کوششوں میں سہائے کاری بنو لو
کہو تم کس کو ڈھونڈ رہی ہو۔

نربدا۔ ہے دیو۔ پتی براتن پتی کے سوا اور کس کو ڈھونڈ سکتی ہے

پتنگا روشنی پر اور بُلبل گُل پہ مرتا ہے
ہے سارنگ راگ پر مرتا تو پپہا دل پہ مرتا ہے
یہ دُنیا اپنے اِشٹ کو خود غرضی پہ مرتی ہے
پُرش ہے آن پر مرتا ستی سوامی پہ مرتی ہے

کامدیو۔ کیا یہی تمہاری تلاش کا اِشٹ ہے؟

نربدا۔ ہاں یہی۔ میری پُر شوق نگاہوں کا نظارہ ہے۔ ہاں یہی میری
تاریک دل کو روشن کرنے والا ستارہ ہے۔

کامدیو۔ مگر تم جانتی ہو۔ کہ ماتا کا پُتر سے پریم۔ پُتر کے لئے نہیں۔ اپنے
لیئے ہے۔ شِش کا گورو سے پریم گورو کے لیئے نہیں اپنے لئے ہے۔
پتنی کا پتی سے پریم۔ پتی کے لیئے نہیں اپنے لیئے ہے

نربدا۔ ہاں اپنے لیئے۔ اپنے کلیان کے لیئے۔ اپنے اُدھار کے لیئے

کامدیو۔ پرنتو استری کے اس اُدھار کے اندر ایک سوکھشم تتو اتھوا سوکھشم
واسنا کام کر رہی ہے۔ استری کی اس واسنا کو ترپت کرنے والا میں ہی

مجھ سا سرب وان مل جائے تو پھر؟

نربدا۔ تو پھر بھی پتی برتا اس گنگا جل کے سامنے اس جوہڑ کے گندے پانی کی کچھ حقیقت نہیں سمجھ سکتی ہے

پتی برتا پتی بھگتنی سے اچھا مار دیتی ہے
ہزاروں کامدیوں کو پتی پر وار دیتی ہے
یہ گلشا کو ہی نرک کے روپ و بھچاری ہی دیکھتے ہیں
پتی برتا کی نظروں میں پرش ناری سے دیکھتے ہیں

کامدیو۔ تو کیا تجھے امید ہے کہ تو پتی کو پا سکتی ہے؟

نربدا۔ ہاں۔ اس جنم میں تو نہیں تو اگلے جنم میں۔ یہاں نہیں تو سورگ میں ہے

ہے سچا پریم تو الٹی ہوا بھی راس آئے گی
پربل اچھا ہے تو منزل خود میرے پاس آئیگی

کامدیو۔ جا اے پتی پرائن میں تجھ سے پرسن ہوں۔ میرا بردان ہے کہ سورگ لوک میں تجھے اپنے پتی چرن کا ہی باس ملیگا۔

(آور شٹ ہونا)

نربدا۔ آہا یہ سامنے کیسا صاف اور سیدھا راستہ ہے۔ یہ اوشیہ مجھے پتی دیو کے چرنوں میں لے جائے گا۔

(برفانی سطح پر قدم رکھنا اور برف میں گل جانا)

بس ہو چکی۔ پران ناتھ میری یاترا سماپت ہو چکی۔ میں مرتی ہوں پرنتو درڑھ اچھا لیکت اپنی آتما کو تمہارے چرنوں میں بھیجتی ہوں
میں جب جب جنم بھی لوں تو تمہاری ہی بنوں پتنی
رہوں پرلوک میں بھی تو ملے بس آپ کی بھگتی

(برف میں تمام و کمال گل جانا)

رنگیلا۔ (دوڑتے ہوئے آکر) ٹھہرو۔ ٹھہرو۔ بنی بنا۔ اس گنتی کو دھی کا اُدھار کرتی جاؤ۔ گھور شاپ انل سے بیرا نستار کرتی جاؤ۔

(نراس ہو کر رہ جانا۔) ٹیبلو بہ پردہ)

ایکٹ تیسرا سین دوسرا

نظارہ

سرجو۔۔۔ ندی

(شرون کا ستاسٹھ تیرتھوں کی یاترا ختم کرنے کے
بعد آخری تیرتھ یعنی سرجو کی یاترا کیلئے
لوٹ کر آنا۔ شرون کے ماتا پتا و
شرون کا دِرکھش کے
نیچے دکھائی دینا)

شرون۔ ہے ماتا ہے پتا۔ تمہارے اشیرباد سے ساٹھ سات تیرتھ کی یاترا ہو چکی۔ ایک سرجو ندی کا اشنان باقی ہے۔ کل سویرے سُوریہ اپنی پرتھم (پہلی) کرن کے ساتھ تمہاری آنکھوں کے سامنے سوچھ اور اُجلے پرکاش کا ورشبہ درشائے گا۔ اور سنسار اپنی تمام خوبصورتیوں اور دلفریبیوں کے ساتھ ہاتھ باندھے تمہارے بوتر چرنوں کے پیرش کرنے کو آئیگا ۔

میرے کام آگیا ماتھا گھسانا آستانے پر
رہے قسمت میری محنت لگی آکر ٹھکانے پر

جو ہو بھگتی ہیں نرمل اور ہو نش کپٹ پر شانتی
نہ کیونکر نیر بیٹھے جا کے اپنے نشانے پر

شانتنو۔ بیٹا۔ راتری بہت گئی۔ تھوڑا انتین کریں۔ پراتاکال اُٹھ کر اشنان دھیان کرنا ہوگا۔

شروَن۔ جیسی آپ کی مرضی۔

شانتنو۔ سرجو ندی کہیں پاس ہی براجمان رہی ہے؟

شروَن۔ بھگون کوئی بیس قدم پر۔

شانتنو۔ تو بیٹا تھوڑا جل لا دو۔ جل پان کر کے سو جائیں

شروَن۔ جو پتا کی آگیا۔

(لوٹا لے کر جانا)

شروَن (ندی کے کنارے کھڑا ہو کر) آہا چاندنی میں لہریں کیسی سُندر اور شوبھائمان معلوم ہوتی ہیں۔ چاند چاند خود مست لہریوں کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ سرجو سرجو تیری ہی لہروں کا سپرش میرے ماتا پتا کو نیتر دان کرنے کو سمرتھ ہوگا۔ تیری ہی امرت واہنی لہروں کے سر پر اس یش کا سہرا بندھیگا۔ تو ہی شروَن۔ نہیں نہیں بلکھی اور دین شروَن کے ہردک کلیش کو ناش کرنے والی کہلائے گی۔ تو ہی بھگتوں کے ڈوبتے اور ڈگمگاتے ہوئے بیڑے کو ٹھکانے لگائے گی ہے

ادھم اُودھار کرتی ہے تُو ہی سنسار کے اندر
عجب پربھاؤ پوشیدہ ہے تیری دھار کے اندر
دیا بی کا لوٹا جل میں ڈالتا ہے۔ سنساتا تیر آکر سینے سے
پار ہو جاتا ہے)

آہ کلیجے سے پار ہو گیا۔ رگڑتے ہوئے) ہائے کس ظالم شکاری

نے نشانہ بھی بنایا۔ تو کس کو
(گرتا ہے۔ راجہ دشرتھ آتا ہے)

دشرتھ۔ پرتاپی بھجاؤں سے نکلا ہوا تیر اور خالی جائے۔ شیر اور چیتا میری عملداری سے بارہ بارہ کوس اندر آجائے۔ میری پرجا کا دشمن ہے۔ میں اُس کا جانی دشمن ہوں (شرون کے پاس جاکر) یہ کیا۔ یہ تو شیر نہیں۔ کسی بے گناہ انسان کا شریر خاک وخون میں لوٹتا ہے۔ میرا پاپ میری حماقت کی ساکھشی کے لئے زبان حال سے بولتا ہے۔ جان باقی ہے۔ اور بے جان ہے۔ اندھا ہوا۔ آنکھوں نے دھوکہ دیا۔ نردوش کی ہتیا کر ڈالی (شرون سے) ارے منش تو کون ہے۔ بتا جلدی بتا۔ اپنا حال بتا۔ اپنا پتہ ونشان بتا۔ رات کے وقت یہاں آنے کا کارن بتا۔ جلدی بتا۔ تاکہ جب تک آتما شریر کو اپنا آخری پرنام کرے۔ یہ ظالم اور اندھا شکاری مجھ سے معافی مانگ سکے۔

شرون۔ شکاری تو نے برا کیا۔ ایک بار نہیں تین ہتیاؤں کے پاپ کا پھندہ اپنے گلے میں ڈال لیا۔ تو نے مجھ کو مار کر میرے بڈھے ماتا پتا کی لاٹھی توڑ دی ہے۔ ہائے وہ اس نرجن بن میں کہاں ٹھوکریں کھائیں گے۔ کہاں جائیں گے مجھے نہ پاکر وہ نچھے رو رو کر اپنی جان گنوا بیٹھیں گے اور سر پیٹ کر مرجائیں گے

مجھ ہی کو کھا گئی ہائے تمہارے پاپ کی چنتا
نہیں چنتا ہے اپنی مجھ کو ہے ماں باپ کی چنتا
وہ سن پائیں گے تو اُن کی اس گھڑی کیسی گتی ہوگی
میرے پیچھے نہ جانے اُن کی کیا کیا درگتی ہوگی

دشرتھ۔ بھائی تم کون ہو؟

شرون - دکھی ماں باپ کا بدنصیب بیٹا شرون

وشرتھ - (سوگت) اندھیر - انیاچار - اندھکار - ہائے پاپی وشرتھ تو نے گئو کا گلا کاٹ ڈالا - کمل کی کلی کو چھری سے چھید دیا - ایک بِردھ پِتر بھگت کی ہتیا کر دی - ایک نہیں - تین جیون کا جیون برباد کر دیا نِر آدھار اندھوں کو بے اولاد کر دیا - انیائی وشرتھ تو نے برا کیا - دُراچاری وشرتھ تو نے گھور پاپ کیا ہے

یہ مشق تیر اندازی تیری تجھ پہ آ نکلی
کمان سے تیر کیا نکلا قضا تیری ہی آ نکلی
قضا اس کی نہیں یہ موت بربادی کی ہے تیری
قضا تیغ بن کے گردن پہ دھرے گی چھری تیری

شرون - جاؤ شکاری جاؤ - مجھے جانے دو - مگر میرے ماتا پتا کو بچاؤ - وہ پیاس سے مرتے ہونگے - اُن کو یہ جل کا لوٹا لے جا کر پلا دو - آہ ماتا آہ پتا - ماتا پتا میری انتم اچھا یہی ہے - کہ جب جب سنسار میں جنم لوں - تب تب تمہارا پتر ہو کر تمہاری سیوا کروں

(پران دینا)

وشرتھ - وشرتھ پاپی وشرتھ - چل اٹھ قدم بڑھا - یہ مر گیا - اب اُن کو پیاسا نہ مار - لوٹا بھر لے اور بدنصیب بڈھوں کو جل پلا - اپنے اپرادھ کو چھما کرا - یہ تیرے تیر سے مرا - تو شرم سے مر جا -

شانتنو - دیر ہو گئی - شرون تو بیس ہی قدم پر سرجو کا استھان بتلاتا تھا - اب تک نہیں آیا - کیوں نہیں آیا - شرون بیٹا شرون

وشرتھ - (سامنے آکر) لو بھگوان جل پان کرو -

شانتنو - بھائی تو کون ہے؟

وشرتھ - پربھو جل پان کر لو -

شانتنو - نہیں۔ تو شرون نہیں۔ وہ آواز نہیں۔ وہ ادا نہیں۔
وہ لہجہ نہیں۔ تو ہرگز شرون نہیں۔ ہم شرون کے سوا کسی دوسرے
کے ہاتھ کا جل پان نہیں کریں گے۔ بھائی بتا تو کون ہے۔ اور
شرون کہاں ہے؟

دشرتھ - (سوگت) کیا جواب دوں۔ کیا بتلاؤں؟ دشرتھ! او دشٹ
دشرتھ - پاپ آتما دشرتھ - ڈوب مر۔ اسی چلو بھر لوٹے کے پانی
میں ڈوب مر۔ بول اور بتا۔ اپنے ہتیاچار کی کہانی سنا۔ اپنے ظلم
کی کتھا سے خاموشی کا پردہ اٹھا۔ جس ہاتھ سے تیر چلایا۔
اس ہاتھ کو انہیں کے ہاتھوں سے کٹوا۔

شانتنو - بھائی کیوں نہیں بولتا۔ شرون کہاں ہے۔ اور تو کون ہے

دشرتھ - بدنصیب اودھ کا انیائی راجہ دشرتھ -

شانتنو - دشرتھ - راجہ دشرتھ -

دشرتھ - ہاں انیائی دشرتھ - پاپی دشرتھ - کل کلنکی دشرتھ - پاپی اور
دوراچاری دشرتھ - پاکھنڈی دشرتھ -

شانتنو - تو ایسے شبد کیوں اچارن کر رہا ہے -

دشرتھ - پاپ میرے دل میں کیوں سما گیا۔ وناش کا سمے آگیا۔ بدھی وپریت
ہو گئی۔ انتر آتما پر ادھرم کا بادل چھا گیا۔ یہ قدم منحوس ہیں۔
جو اجودھیا سے اس بن میں لائے۔ یہ تیر منحوس ہیں۔ جنہوں
نے یہ جگت درشیہ دکھلائے۔ ہائے دشرتھ کی ساری کمائی پر
پانی پھر گیا۔ دشرتھ چاروں طرف پاپ مئے اندھکار سے گھر گیا

شانتنو - تمہاری الٹی سیدھی باتوں سے ہمارا سندیہہ بڑھ رہا ہے
تو نے کہیں پر ادھر ادھر ہمارا شرون بھی دیکھا

دشرتھ - شرون دیکھا - ان ہتیاری آنکھوں نے شرون کو دیکھا۔

اور دیکھ کر اندھی نہ ہوگئیں۔ دیکھا بھگون دیکھا۔ مگر

شانتنو۔ مگر؟

وشِشٹھ۔ مرا ہوا۔

شانتنو۔ شترون مرا ہوا۔ ہائے کیسے مرا وہ ہمارا پیارا پتر کیسے مرا؟

وشِشٹھ۔ پاپی وشرتھ کے پرچنڈ بان سے۔ دُشٹ وشرتھ کے اگیان سے

تمہارے پتر کا قاتل ہوں ہتیارا ہوں ظالم ہوں
میں اپنے حال پہ گریاں کئے پر اپنے نادم ہوں
کھڑا ہوں ہاتھ جوڑے جو سزا منظور ہو دے دو
تم اپنے پتر کے بدلے مجھ اس پاپی کی جان لیلو

شانتنو۔ ارے انیائی وشرتھ تو نے یہ کیا کیا۔ انرتھ کیا۔ او پاپ آتما یہ تو نے کیا کیا۔ بلاتکار کیا۔ تو نے ہمارے سکھ کے رتن کو مٹی میں ملا دیا۔ نردیئی کس جنم کا بدلہ لیا۔ تو نے اُن کا سروسو لوٹ کر نرآدھار اندھوں پر ظلم کا کلہاڑا چلا دیا۔ بڈھوں کی لاٹھی توڑ کر انہیں تباہی اور دکھ کے ساگر میں گرا دیا۔ ابھاگے ماتا پتا کو اس آخری عمر میں ایسے آگیا کاری پتر کے وِیوگ کا داغ لگا دیا۔ اور رگھو ونش ناشک۔ تجھے یہ انرتھ کرتے۔ کومل کلی کو پیروں میں مسلتے ذرا رحم نہ آیا۔ آہ آکاش نے اپنی پرچنڈ اگن مئی بجلی کو کبھی تجھ پر نہ گرایا سرجو کی بھیانک لہروں نے بھی تجھے نہ بہایا۔ بھوک اور آتشا کی آگ بجھانے کے لیئے شترون کے سوا تجھے اور کوئی شکار دکھ نہ آیا

ارے کم بخت تو نے سکھ کی آشا ہی مٹا ڈالی
امیدوں کی مبارک بستی عشرت جلا ڈالی
ہماری کاٹ کر جڑ ظلم کی تو نے بنا ڈالی

ہماری خاک اُڑائی تھی اُڑا ڈالی اڑا ڈالی
سوبھاگیہ وتی - ارے زردیبی کیا قدرت نے دُنیا کا راج اس لیئے
تجھ کو سونپ دیا تھا - کہ تو راج مدھ میں اندھا ہو کر غریب اور
زردوش پر جا کے گلے کاٹ کاٹ کر اپنی ظالم آشاؤں کی ترشنا
بجھائے - کیا سرشٹی کے کرتا نے تیری بھجاؤں کو اس لیئے پربل ویگ
سے سمپن کیا تھا - کہ تو بے زبان اور نر آشرے لوگوں پر ہاتھ
اٹھائے - کیا پرماتما نے تجھے چرن اس لیئے دیئے تھے - کہ تو اپنی
ٹھوکروں سے گھر والوں کو بے گھر کر ڈالے کیا وِدھاتا نے تجھے
مِستے واسنا اس لیئے پردان کی تھی - کہ تو غریب گشودوں کا رکت
پان کر کے اپنے دل کی بھڑاس نکالے -

ھ

رگھو کے کُل میں انیائی ہوا تو ناگ ہے پیدا
ہے مانو گنگ کی دھارا میں تو اِک آگ ہے پیدا
ملا ہے راج کیا تجھ کو زمین سر پر اُٹھا لی ہے
تو ہے کہنے کو چھتری پر کرم کا تو قصائی ہے
دشرتھ - قصائی ہوں - ہتیارا ہوں - دُنیا کے ہر ایک بُرے نام سے
یاد کیئے جانے کے قابل ہوں - تمہارا اپرادھی ہوں - تمہارا
قصوروار ہوں

ھ

نہیں ہیں راج کے قابل تو پد سے بھرشٹ تم کر دو
ہے چرنوں میں پڑی تلوار سر میرا قلم کر دو
کیا ہے بے نشان تم کو مجھے تم بے نشاں کر دو
سزا دو مار دو بند حن میں دو یا چھماں کر دو

شانتنو - جا ہمارے آگے سے چل جا۔ بس تیرے جیسے انیائی راجہ کی صُورت دیکھنا پاپ ہے۔ تیرے وچن شروَن کرنا پاپ ہے تیرے راج کا باس کرنا پاپ ہے - تیری پرتھیا کا نواس کرنا پاپ ہے - تیری سرجُو کا جل پینا پاپ ہے۔ تیرے آکاش کے نیچے جینا پاپ ہے۔ تیری پرجا کہلانا پاپ ہے - کانوں میں تیرے نام کی بھنک پڑجانا پاپ ہے۔ تیرا تیر کاری ہُوا - ہمارا تیر بھی خطا نہ ہوگا۔ جس طرح آج ہم بیٹے کی جُدائی میں دم توڑتے ہیں - تو بھی کسی آنے والے سمے پر بیٹے کی جدائی کا صدمہ اُٹھائے گا - تو بھی پُتر ویوگ میں اپنی جان گنوائے گا -

سو

تیرا اب اِس دُنیے میں کوئی جادُو چل نہیں سکتا
ہمارا شاپ ہے وُہ اٹل جو ٹل نہیں سکتا

سوبھاگیہ وتی - آہ شروَن - شروَن - شروَن
(شریر چھوڑنا)

شانتنو - آہ - شروَن - شروَن - شروَن
(شریر چھوڑنا)

سین ٹرانسفر

شورگ لوک میں سوبھاگیہ وتی - شانتنو اور شروَن کی رُوحوں کا نظارہ - شروَن کا اسی طرح ماتا پتا کی چرن سیوا میں دکھائی دینا ٹیبلو،

ڈراپ
(ختم شد)

دلاور فاتح چکرویوہ

ویر ابھمنیو عرف بجلی کی کڑک

خوبصورت ڈرامہ بزبان اردو منگا کر پڑھیں

شمالی ہندوستان کے مشہور ڈرامہ نویس لالہ کشن چند زیبا صاحب نے اس کے لکھنے میں کمال دکھلایا ہے۔

یہ ڈرامہ دلاور ارجن کے شہ زور فرزند ویر ابھمنیو کی لاثانی ویرتا اور قربانی کا وہ بے نقاب فوٹو ہے جس کے سامنے کش سے دنیا میں دلاوری کی تاریخ کا زہرہ آب ہو رہا ہے۔ دشمن کی تلواروں اور تیروں کی بوچھاڑوں کے بے پناہ ہتھیاروں سے گزرتا ہوا ویر ابھمنیو اپنی بے جگر بہادری و فطرتی دلاوری بے پناہ جوشیلی ہمت کے ساتھ چکرویوہ میں داخل ہوتا ہے۔ اور پوری حفاظت سے دشمن کے دھوئیں بکھیرتا ہوا۔ اس بڑی الجھن قلعہ کے مسئلہ لاینحل کو چشم زدن میں حل کر دیتا ہے کا کس طرح عزم مصمم دکھاتا ہے۔ الفاظ ڈرامہ کے میدان کارزار میں یہ زندہ نظارہ دیکھئے۔ سینہ تھام کر رہ جائیں گے۔ اس میدان صداقت کے کمسن جرنیل یا بہادر ابھمنیو کی شان دلاوری پر تحسین کے پھول برسائیں گے۔ سات مہارتھیوں کی ابلہ فریبیوں سے جب ویر ابھمنیو جام شہادت نوش کر لیتا ہے۔ تو دلاور ارجن غیض و غضب کا بان اٹھا کر غروب آفتاب سے پہلے ویر ابھمنیو کا انتقام ختم کر دیتا ہے۔ ڈرامہ کی لکھائی چھپائی دیدہ زیب دلاویزی اور کاغذ عمدہ ہے۔ سرورق پر ویر ابھمنیو کی خوبصورت تندری کلر عکسی فوٹو آویزاں ہے۔ جو اپنی دلاویزی حسن کی لحاظ سے ہر حال قابل دید اور نمایاں ہے۔ قیمت فی جلد عه ہندی زیر طبع ہے۔ علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ لالہ رام دتہ مل اینڈ سنز تاجران کتب لوہاری دروازہ لاہور

ڈرامہ

آفتاب مہاراشٹر

عرف

چھترپتی سیواجی

(مصنفہ) (لالہ کشن زیبا)

شمالی ہندوستان کے مشہور ڈرامہ نویس لالہ کشن چند زیبا نے اسکے لکھنے میں قلم توڑ دیا ہے۔ ہندو مہا پتی مہاراشٹری ہیرو سیواجی نیتی میں کتنا چتر۔ تھا۔ اسکا کیریکٹر کتنا اعلیٰ اور آدرشیہ تھا۔ وہ شرن میں آئے ہوئے دشمن کیساتھ کتنا فیاض تھا۔ وہ بہادروں کا کتنا قدردان تھا۔ وہ غیر مذہب کے گرنتھوں اور عبادت گاہوں کی کتنی عزت کرتا تھا۔ وہ دیبوں کی رکھشا کرنے میں کتنا پرشلد تھی تھا۔ وہ گئو برہمن اور مندروں کے دشمنوں کا کتنا مخالف تھا۔ یہ تمام باتیں اس چھوٹی سی پُستک میں ناٹک روپ میں لکھی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ وہ نئے سچے اور دلچسپ واقعات قلمبند کئے گئے ہیں۔ جو اردو داں پبلک کی نظروں سے ابھی تک نہیں گذرے ہونگے۔ نئی چیز۔ نئی ایجاد۔ نئی تلاش۔ ہر کسی کو پیاری لگتی ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھکر نئی معلومات بہم پہنچانے کا یتن کیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ ہے۔

قیمت فی جلد ۸؍ محصول ڈاک علاوہ۔ ہندی زیر طبع ہے۔

المشتہران

رامدتہ مل اینڈ سنز تاجران کتب لوہاری دروازہ

لاہور

(رفاہ پریس سپیدہ اخبار سٹریٹ لاہور میں باہتمام لالہ رامدتہ مل پرنٹر پبلشر چھپی)